

کتوبات شریف

فقیر العصر حضرت قاضی احمد دہلوی نقشبندی مجددی مدظلہ العالی

مترجمہ: پروفیسر ڈاکٹر محمد سعید احمد

ادارۃ معارفِ مجدد الف ثانی کراچی اسلامی جمہوریہ
پاکستان

۶۱۹۹۷ / ۳۱۴۱۷

فقیر العصر حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ

حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ تقریباً ۱۱۱۷ھ / ۱۷۰۵ء میں موضع ٹلٹی (ضلع دادو، سندھ) میں پیدا ہوئے، اسم گرامی احمد تھا، والد ماجد کا اسم شریف محمد صدیق تھا جیسا کہ خود اپنی تصنیف شوق نامہ میں تحریر فرماتے ہیں:-

لابعدنی گوید بندہ جاں پر آگندہ مستقر علی رحمۃ ربہ العطار احمد بن

محمد صدیق السدی^۱

ابتدائی تعلیم موضع لکی (ضلع دادو، سندھ) کی مشہور درسگاہ میں فاضل اساتذہ سے حاصل کی، آپ کے اساتذہ میں علم جلیل مخدوم عبدالواحد سیوستانی خاص طور پر قابل ذکر ہیں، فارغ التحصیل ہونے کے بعد حضرت قاضی احمد اسی درسگاہ میں مدرس ہو گئے اور ایک عرصہ طالبان علم کو فیضیاب فرمایا۔ بعض محققین کا خیال ہے کہ حضرت ثلہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی آپ سے استفادہ کیا تھا^۲۔

موضع لکی میں قیام کے بعد حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ دہم (سندھ) تشریف لے آئے۔ پھر کچھ عرصہ بعد ترک سکونت کر کے موضع کنڈی بھن (سندھ) کے قریب قصبہ میل (سندھ) میں مستقل سکونت اختیار کی۔ اس قصبے کو آپ نے خود آباد کیا، اسی لئے بعد میں اس کا نام قاضی احمد (ضلع نواب شاہ، سندھ) ہو گیا۔ حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ نے ترک سکونت کا ذکر اپنے مکتوبات شریف میں اس طرح کیا ہے:-

کو توف رو تداد این جا بدیں نمط کہ از قریہ مسکن احقر سواتے
 خانہ وڈیرہ خیراٹھ۔ وڈیرہ عزت خاں اٹھ ہمہ مردم اٹھ کو چیدہ رفتہ
 در مکان میل (موضوع کنڈی بھن) خانہاتے خود راست کردہ
 نشستہ اند و عزم این دعا گوئے ہم ہمیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ در ہمیں
 انتقال نمودہ در موضع مذکور سکونت نماید^۳

ایک اور مکتوب میں فرماتے ہیں:-

فروار روز شنبہ تا یک شنبہ ازیں جا کو چیدہ خواہد شد، لا جرم در
 اوقات مرتبہ الاجابت در در گاہ ایزد متعال مسکت نمائید کہ حق
 تعالیٰ آں موضع، میل مسکن مبارک گرداند۔^۴

حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ اپنے دور کے جلیل القدر عالم و عارف تھے، حضرت
 سید امام علی شاہ مکان شریفی^۵ اپنے شیخ حضرت شاہ حسین علیہ الرحمہ^۶ کے حوالے سے
 سلسلہ عالیہ قادریہ کے شیخ کامل حضرت محمد علی و ستار علیہ الرحمہ سے حضرت قاضی
 احمد علیہ الرحمہ کی ملاقات کا ذکر فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:-

قدوة الاولیاء و الصدیقین، حجتہ الاتقیاء و المحبوبین حضرت حاجی
 احمد قدس سرہ یک بار احرام زیارت حرین شریفین زاد ہما اللہ
 شرفا و تعظیما بستہ بودند، در اثنا راہ مقصد زیارت زبدہ مشائخ

کیا حضرت محمد علی صاحب دستار قدس سرہ کہ از اعظم شیوخ
 قادریہ بودند؛ کردند، و حال آن بود کہ شیخ موصوف ز چند سال از
 زویہ خود پیروں نمی آمدند، محض بنور ولایت قدوم شریف،
 ایشان را دریافت کردہ باستقبال ستافتند و باعزاز و اکرام در منزل
 خود برده تو بہات برگماشتہ ۷

انند اکبر عارف کامل حضرت محمد علی دستار علیہ الرحمہ کئی سال سے گوشتہ نشین
 تھے اور باہر نہ آتے تھے، لیکن حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کی پاشنی نورانیت اور
 کمالات کو چشم باطن سے ملاحظہ فرما کر فوراً باہر تشریف لائے، گر مجبوشی کے ساتھ خوش
 آمدید کہا اور پھر جو دینا تھا دیا۔۔۔۔۔

حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ اپنے دور کے امام اعظم ثانی تھے، ان کے سوانح
 نگاروں نے امام اعظم ثانی لکھا ہے چنانچہ دلیل الذاکرین میں لکھا ہے۔
 سندھ کے اس دور کے ایک متبحر عالم قاضی احمد کہ جن کو ان کے
 علم و فضل کی وجہ سے امام اعظم ثانی کہا جاتا تھا۔ ۸

وہ حکومت وقت کی طرف سے عہدہ قضا پر بھی مامور تھے، ۹ اس لئے ان کو
 "قاضی" کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔۔۔۔۔

حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کے شیخ طریقت حضرت خواجہ محمد زماں شاہ علیہ

الرحمہ (لواڑی شریف، سندھ) کی رفعت و عظمت کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر گربخشاں
حضرت قاضی احمد کی فضیلت علمی کا ضمناً اس طرح حوالہ دیتے ہیں۔

اسی زمانے کے زبردست عالم اور فاضل سید محمد اور قاضی احمد
(علیہا الرحمہ) بار بار کہتے تھے کہ اتنے علم و دانش کے ہوتے
ہوتے ہی ہم اپنے آپ کو آپ کے سامنے اس بچے کی طرح
سمجھتے ہیں جو ابھی ابھی مکتب میں داخل ہوا ہو ۱۰

حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ زیارت حرمین شریفین اور حج سے مشرف ہوئے۔
آپ کے صاحب زادے حضرت مولانا محمد صالح علیہ الرحمہ اور حضرت سید امام علی
شاہ مکان شریفی علیہا الرحمہ کے بیانات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ زیارت حرمین
طیبین اور حج بیت اللہ شریف سے سرفراز ہوتے ہیں۔ مولانا محمد صالح شوق نامہ کے
دیباچے میں فرماتے ہیں۔

در شمار راہ حرمین اشرفین زاد ہما ائند شرفاً و تعظیماً کہ از کثرت

الاجذبات محبت و فرط اشواق و اذواق این سفر کہ پاتے پیادہ

اختیار نمودہ ۱۱

حضرت سید امام علی شاہ مکان شریفی علیہ الرحمہ نے حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ

کے خلیفہ حضرت شاہ حسین علیہ الرحمہ کے حوالے سے یہی تحریر فرمایا ہے۔ ۱۲

حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ، سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں حضرت خواجہ محمد زماں علیہ الرحمہ (۱۱۸۸ھ / ۱۷۷۵ء) سے بیعت تھے اور آپ ہی سے اجازت و خلافت حاصل تھی۔ مکتوبات شریف کے مطالعہ سے پتا چلتا ہے کہ مولانا محمد امین علیہ الرحمہ نے اس سلسلے میں حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کی مدد فرمائی چنانچہ مولانا کے موصوف کے نام ایک مکتوب میں آپ تحریر فرماتے ہیں:-

فقیر از سر تا پاتے مر ہونہ منت شماسـت۔۔۔ فی الجملہ وسیلہ
و عمول مطلوب تحقیقی بودیدہ، وسیلہ محبوب از ہمہ چیز، چہ نفس،
چہ مال، چہ اولاد محبوب تربید داشت، پس گویا شام ہم یک وسیلہ
وصول با بودیدہ۔

اگر ہر موئے من گردد زبانی
ز تو رانم بہر یک داستانے ۱۴

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مولانا محمد امین علیہ الرحمہ کا تعلق صوبہ پنجاب سے تھا چنانچہ حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ نے اپنے خلیفہ حضرت شاہ حسین علیہ الرحمہ کے ذریعہ ان کو ایک پیغام بھجوایا اور تحریر فرمایا:-

و دیگر آن چہ لائق اطہار نہ بود بیادت و صفوت مرتبت، حقائق و
مخارف آنگہ میاں حسین شاہ قہمانیدہ شد، انشاء اللہ تعالیٰ شام

در آں وقت تاثیر توجہ کاملہ ایشان در دیوار و سقف مرتقی می
شد اما از کمال سحت مشربی حضرت حاجی احمد آں ہمہ القا بمنزلہ
قطرہ نسبت بحیض می نمود تاکہ دادند آں چہ دادند و بارشاد این،
طریقہ (قادریہ) نواختند۔ ۱۸

حضرت سید امام علی شاہ علیہ الرحمہ اسی مکتوب میں فرماتے ہیں کہ شیخ جنس
خاندان میں بیعت ہو خلیفہ کو چاہتیے کہ اسی خاندان کو فروغ دے خواہ اس کو دوسرے
خاندان میں اجازت ہو۔ چنانچہ استدلالاً حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کا ذکر کرتے
ہوتے فرماتے ہیں۔

و باوجود این ہمہ سند کہ حضرت حاجی احمد بارشاد این طریقہ
(قادریہ) مجاز شدہ بود گاہے بترویج طریقہ علیہ قادریہ لب نمی

کشود۔ ۱۹

حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ، حضرت خواجہ محمد زماں علیہ الرحمہ کے برگزیدہ
خلیفہ تھے جن کا روحانی فیض دور و نزدیک پھیلایا۔۔۔ بلونچ خاں نے فردوس العارفین
میں حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کے پیر بھائی حافظ ہدایت اللہ علیہ الرحمہ (جو چالیس
برس تک خواجہ محمد زماں شاہ علیہ الرحمہ کی خدمت میں رہے) کے حوالے سے حضرت
خواجہ محمد زماں علیہ الرحمہ کے ممتاز خلفاء کے حالات بیان کئے ہیں، ان میں ان خلفاء

کے نام ملتے ہیں۔

- ۱۔ شیخ عبدالرحیم گروڑی علیہ الرحمہ
- ۲۔ خواجہ حاجی ابوطالب اکہامانی علیہ الرحمہ
- ۳۔ حاجی صالح سکر نڈی الکرانی علیہ الرحمہ
- ۴۔ خواجہ سیف اللہ حاجی ہدایت اللہ علیہ الرحمہ
- ۵۔ شیخ حاجی طاہر علیہ الرحمہ
- ۶۔ خواجہ مومن مست علیہ الرحمہ
- ۷۔ شیخ الیاس علیہ الرحمہ
- ۸۔ شیخ محمد عینی علیہ الرحمہ
- ۹۔ شیخ محمود مست علیہ الرحمہ
- ۱۰۔ حافظ سچید نہ علیہ الرحمہ۔ ۲۰

تعجب ہے کہ بلوچ خاں نے حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کا ذکر نہیں کیا، ممکن ہے کہ شیخ کے زمانہ حیات میں حضرت قاضی احمد اتنے مشہور معروف نہ ہوں اور شہرت و مقبولیت بعد میں حاصل ہوئی ہو۔

حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کا فیض دور و نزدیک پھیلا۔ آپ کے خلفاء میں حضرت شاہ حسین مکان شریفی علیہ الرحمہ (م۔ ۱۲۴۲ھ / ۱۸۲۶ء) نہایت ہی

جلیل القدر خلیفہ تھے۔ ایک روایت کے مطابق حضرت موصوف کے خلفاء کی تعداد ۳۰۰ سے متجاوز تھی۔۔۔ حضرت شاہ حسین تقریباً ۱۲۰۹ھ / ۱۷۹۴ء میں حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ سے بیعت ہوئے اور ۱۲۱۴ھ / ۱۷۹۹ء تک مستفیض ہوتے رہے پھر اجازت و خلافت سے نوازا گیا۔ سنہ مذکورہ میں زیارت حرمین و شریفین اور حج کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے۔ تقریباً ۱۲۲۰ھ / ۱۸۰۵ء میں آپ نے سلسلہ بیعت و ارشاد کا آغاز فرمایا^{۲۱}۔۔۔ حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کی حیات ظاہری میں برابر حاضر ہوتے رہے چنانچہ حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کے مکتوبات شریف سے اس کا اندازہ ہوتا ہے۔^{۲۲}

حضرت شاہ حسین علیہ الرحمہ کے خلفاء میں حضرت سید امام علی شاہ مکان شریفی علیہ الرحمہ (م۔ ۱۲۸۲ھ / ۱۸۶۵ء) نہایت ہی عظیم المرتبت خلیفہ تھے۔ اور اس عہد کے فاضل جلیل اور عارف کامل تھے۔ آپ کے ذریعہ حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کا سلسلہ ہندوستان اور پاکستان میں خوب پھولا پھلا۔ مندرجہ ذیل علماء و مشائخ اسی دریائے معرفت کے فیض یافتہ تھے۔۔۔ یہ فقیر اس سلسلہ عالیہ سے وابستہ ہے۔

۱۔ حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ

۲۔ حضرت شاہ حسین علیہ الرحمہ^{۲۳}

- ۳۔ حضرت سید امام علی شاہ علیہ الرحمہ ۲۴
- ۴۔ حضرت سید صادق علی شاہ علیہ الرحمہ (خلف اکبر حضرت سید امام علی شاہ) ۲۵
- ۵۔ حضرت مفتی محمد مسعود شاہ علیہ الرحمہ (جد امجد حضرت مفتی محمد مظہر اللہ شاہ علیہ الرحمہ) ۲۶
- ۶۔ بابا امیر الدین علیہ الرحمہ ۲۷
- ۷۔ حضرت مولانا رکن الدین شاہ علیہ الرحمہ ۳۰
- ۸۔ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری علیہ الرحمہ ۲۸
- ۹۔ مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ ۲۹
- ۱۰۔ حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری علیہ الرحمہ
- ۱۱۔ حضرت مفتی محمد محمود صاحب الوری علیہ الرحمہ
- ۱۲۔ صاحب زادہ میاں محمد جمیل احمد شرقپوری
- ۱۳۔ علامہ مفتی محمد مظفر احمد علیہ الرحمہ
- ۱۴۔ علامہ مفتی محمد مشرف احمد علیہ الرحمہ
- ۱۵۔ حافظ قاری محمد احمد علیہ الرحمہ
- ۱۶۔ صاحب زادہ مفتی ابوالخیر محمد زبیر

۱۷۔ حکیم قاضی مسائق احمد حیدری مدظلہ العالی

۱۸۔ ابوالبرور محمد سرور احمد وغیرہ وغیرہ

حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ نے سو سال سے زیادہ عمر پائی اور ۱۶ ذیقعدہ

۱۲۲۳ھ / ۱۸۰۸ء کو موضع قاضی احمد (ضلع نواب شاہ، سندھ) میں آپ کا وصال

ہوا۔ محمد امین نقشبندی نے یہ قطعہ تاریخ وفات لکھا ہے۔

جنید وقت خود مخدوم مرحوم

بجنت رفت رب اغفرہ و ارحم

رحمہ در علم طریقت پیشا بود

مذہب تاریخ و صلح "پیر اعظم" ۲۱

۱۲۲۳ھ

دوسرے ماہہ ہائے تاریخ یہ ہیں۔

۱۔ شاہ شمس جہاں بود سلیہ فرودین

۲۔ نقد جائت رمنل و بنا بالحق

ہر سال ۱۵ اور ۱۶ ذیقعدہ کو موضع قاضی احمد میں آپ کا عرس شریف ہوتا ہے

اور دور و نزدیک سے مریدین و معتقدین شریک ہوتے ہیں۔

حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کی اولاد کے بارے میں تفصیلات معلوم نہ ہو

سکئیں البتہ مکتوبات شریف اور شوقی نامہ کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کے ایک صاحب زادے تھے جن کا نام محمد صالح تھا۔ اور عالم و عارف تھے۔ ان کے علاوہ آپ کے ہاں ایک صاحب زادی بھی تو درہوتی تھیں۔ دوسرے عزیز واقارب کے نام بھی مکتوبات شریف میں ملتے ہیں ممکن ہے ان میں بھی بعض فرزندان حقیقی اور فرزندان نسبتی ہوں۔ بہر کیف مولانا محمد صالح کے بارے میں حتمی طور پر کہا جاسکتا ہے کہ وہ آپ کے فرزند ارجمند تھے۔

حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ ایک مکتوب گرامی میں پیر محمد، حیو علیہ الرحمہ کو مولوی محمد صالح علیہ الرحمہ کی شادی کی دعوت دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

شادی بر خوردار محمد صالح بتاریخ پست و ہفتم شھر حال شبہ

شنبہ مقرر است۔ امید کہ مہربانی کردہ بتاریخ مذکور مع قبائل

آمدہ شریک شادی شوند و فقرائے آں جاں را کہ وابستگان این

دعا گواست ہمراہ آرند۔ ۳۲

مولوی محمد صالح علیہ الرحمہ نے حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کی تصنیف شوق

نامہ کا دیباچہ لکھا ہے۔ اس میں فرماتے ہیں:-

این فقیر قلیل البضاعۃ اعنی فقیر محمد صالح کہ در صورت فرزند حضرت ایماں حیو

(قاضی احمد) است و در حقیقت غلام غلاماں۔ ۳۳

ایک مکتوب گرامی سے صاحبِ زادی کی ولادت کا پتا چلتا ہے۔

جان من! درخانہ احقر در ماہ شوال عاجزہ یعنی صبیہ زائیدہ است ۲۴

مکتوبات شریف کے مطالعہ سے ان عزیزوں کے نام بھی معلوم ہوتے ہیں۔

(۱) میاں عبدالسار (مکتوب نمبر ۲۰)

(۲) میاں عبدالکلیم (مکتوب نمبر ۲۸)

(۳) امام الدین (مکتوب نمبر ۳۲)

(۴) محمد علی وغیرہ وغیرہ

حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کی تصانیف میں سردست مکتوبات شریف اور شوقِ نامہ کا علم ہو سکا لیکن قیاس یہی کہتا ہے کہ آپ کی اور تصانیف بھی ہوں گی کیوں کہ آپ اپنے وقت کے جلیل القدر عالم و عارف تھے اور معلم و مدرس بھی۔۔۔

مکتوبات شریف کا قلمی نسخہ موجودہ سجاد نشین حضرت پیر فیض محمد صاحب مدظلہ کے پاس محفوظ تھا۔ حضرت سید امام علی شاہ علیہ الرحمہ کے پر پوتے حضرت مولانا منظور احمد مکان شریفی علیہ الرحمہ جب خانقاہ قاضی احمد میں حاضر ہوئے تو حضرت سجادہ صاحب موصوف سے یہ نسخہ اپنے ہمراہ پنجاب (ساہیوال) لے گئے جہاں آپ مقیم تھے۔ کچھ عرصے بعد آپ کا وصال ہو گیا اور اس قلمی نسخے کے بارے میں کچھ معلوم نہ ہو سکا۔ حسن اتفاق حضرت سجادہ صاحب نے اس نسخے کی نقل کراچی

تھی۔ یہ نقل مولوی فضل اللہ نے ۱۳ مارچ ۱۹۶۸ء کو مکمل فرمائی۔۔۔

۱۳ مارچ ۱۹۶۸ء۔ کو راقم حضرت سجادہ صاحب سے ملاقات اور زیارتِ روضہ شریف کے لئے قاضی احمد حاضر ہوا۔ حضرت سجادہ صاحب نے ازراہ عنایت و کرم یہ نقل مرحمت فرمائی جس سے استفادہ کر کے یہ مقالہ مرتب کیا گیا اس نقل شدہ نسخے میں بعض معامات پر الفاظ محسوس ہوتی ہیں لیکن چوں کہ مکتوبات کا کوئی دوسرا صحیح نسخہ نہ مل سکا اس لئے تصحیح نہ کی جاسکی۔ اس نقل شدہ نسخے کے ساتھ حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کی تصنیف شوق نامہ بھی ہے جو تکلم و تشریح ہے اور موضوع تصوف ہے۔ شوق نامہ دورانِ حج چہذبات شوق و محبت میں قلم بند کیا گیا ہے اس لئے غایت ہی اثر انگیز ہے۔ حضرت قاضی احمد کے صاحب زادے مولوی محمد صالح نے بعض عبارات کی تشریح کی ہے۔ جہاں کہیں اس قسم کا تشریحی و توضیحی امانہ ہے وہاں "اقول"

لکھ کر جن سے علیحدہ کر دیا گیا ہے۔

مکتوبات شریف میں سنن کا اہتمام نہیں رکھا گیا۔ لیکن ایسے شواہد موجود ہیں جن سے امانہ ہوتا ہے کہ یہ مکتوبات حضرت خواجہ محمد زناں علیہ الرحمہ کے وصال (۱۱۸۸ھ / ۱۷۷۵ء) کے بعد لکھے گئے ہیں۔ حضرت قاضی احمد کا وصال ۱۲۲۳ھ / ۱۸۰۸ء میں ہوا۔ اس طرح مکتوبات شریف ۱۱۸۸ھ / ۱۷۷۴ء اور ۱۲۲۳ھ / ۱۸۰۸ء کے درمیان لکھے گئے ہیں۔

مکتوبات شریف کے مکتوب ایہم کئی حضرات ہیں جن کے اسما گرامی یہ ہیں:-

(۱) مولوی محمد امین (مکتوب نمبر ۲۷۱)

(۲) پیر محمد جیو ۳۵ (مکتوب نمبر ۲۷۱، ۲۷۲ اور ۳۷ کے علاوہ تمام مکتوبات انہیں

کے نام ہیں)

(۳) فیض محمد جیو (مکتوب نمبر ۸)

(۴) ملا محمد احسن و ملا محمد عارف (مکتوب نمبر ۱)

(۵) وڈیرہ شاہ محمد (مکتوب نمبر ۳۷)

(۶) میاں مستحل (مکتوب نمبر ۳۶)

مکتوبات شریف کے مطالعہ سے اس عہد کے علما و صوفیہ اور شرفاء و رؤسا۔

کے نام بھی معلوم ہوتے ہیں۔ مندرجہ ذیل نام مکتوبات شریف میں آتے ہیں:-

(۱) حضرت ایٹاں جیو (۲) مولوی محمد یار (۳) نصیر کرگچ (۴) شیخ عبدالرحیم

مگریہ (۵) میاں صدر الدین (۶) وڈیرہ خیراٹھ (۷) وڈیرہ عزت خاں اٹھ (۸) ملا محمد

احسن (۹) ملا محمد عارف (۱۰) سید میر محمد بقا شاہ (۱۱) میاں مستحل (۱۲) شہاب

الدین (۱۳) فیض محمد (۱۴) میاں جیل (۱۵) وڈیرہ محمد حیات (۱۶) وڈیرہ شاہ

محمد (۱۷) میاں عبدالجلیل (۱۸) میاں نظر علی (۱۹) میاں سید علی اکبر عارف

(۲۰) بہادر خاں (۲۱) سلطان (۲۲) حاجی مراد (۲۳) محمد ابوالحسن (۲۴) میاں

اب ہم حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کے مکتوبات شریف پیش کرتے ہیں جو اسرار و معارف کا خزانہ اور علم و حکمت کا گنجینہ ہیں۔

نوٹ:- یہ مقالہ سترہ سال قبل ۱۹۷۹ء میں قلم بند کیا گیا تھا، عدیم الفرستی کی وجہ سے بغیر کسی ترمیم و اضافے کے شائع کیا جا رہا

ہے۔

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ

۸ / رمضان المبارک ۱۴۱۷ھ

۱۸ / جنوری ۱۹۹۷ء

(کراچی - سندھ)

حواشی و حوالہ جات

- ۱- قاضی احمد: شوق نامہ مکتوبہ ۱۹۶۸ء تلمی
- ۲- مولانا زید ابوالحسن فاروقی فاضل جامعہ ازہر (مصر) اس خیال کے موبید ہیں۔ (حوالہ مکتوب مفتی محمد مکرم احمد از دہلی محرر، ۲۰ فروری ۱۹۷۸ء)
- نوٹ:- حضرت شاہ ولی اللہ کا وصال ۱۱۷۷ھ - ۱۶۶۳ء میں ہوا اور حضرت قاضی احمد کا ۱۲۲۵ھ - ۱۸۱۰ء میں، گویا استاد کا انتقال، شاگرد کے ۲۸ برس بعد ہوا۔ اس تفاوت زمانی کے پیش نظر حتمی طور پر یہ کہنا مشکل ہے کہ حضرت شاہ صاحب، حضرت قاضی صاحب کے شاگرد تھے۔ مسعود

- ۳۔ قاضی احمد: مکتوبات شریف (قلمی) مکتوب نمبر ۶
- ۴۔ ایضاً مکتوب نمبر ۱۰
- حضرت امام علیؑ (۱۲۱۲ھ / ۱۷۹۷ء تا ۱۲۸۲ھ / ۱۸۶۵ء) جلیل القدر عالم و
عارف تھے، مزار مبارک مکان شریف (ضلع گورداسپور، مشرقی پنجاب، بھارت) میں واقع
ہے۔ مسود
- ۶۔ حضرت شاہ حسین (۱۸۰ھ / ۱۷۶۶ء تا ۱۲۴۴ھ / ۱۸۲۸ء) حضرت قاضی احمد
کے جلیل القدر خلیفہ تھے۔ مزار مبارک مکان شریف میں ہے۔ مسود
- ۷۔ محمد فضل نعیم: مکتوبات قطب ربانی، مطبوعہ لاہور، ۱۹۴۰ء، مکتوب نمبر ۱
- ۸۔ اعجاز الحق قدوسی: تذکرہ صوفیائے سندھ، مطبوعہ کراچی، ۱۹۷۵ء، ص ۳۰۷
- ۹۔ محمد امین نقشبندی: ادبیائے نقشبندیہ، مطبوعہ لاہور، ۱۹۵۱ء، ص ۱۲۰
- ۱۰۔ ڈاکٹر بھنگانی: ادیبان لواری شریف (مترجمہ عبدالکریم جان محمد تھپور)، ضلع گورداسپور،
شریف، ۱۹۷۵ء
- ۱۱۔ قاضی احمد: شوقِ شریعت (قلمی) دیباچہ از مولانا محمد صالح
- ۱۲۔ محمد فضل نعیم: مکتوبات قطب ربانی، مطبوعہ لاہور، ۱۹۴۰ء، مکتوب نمبر ۱، ص ۵
- ۱۳۔ تفصیلی روایت کے لئے مندرجہ ذیل ماخذ سے رجوع کریں۔
- (۱) نظر علی: مرغوب احباب (قلمی) مولانا ۱۲۷۳ھ / ۱۸۵۶ء
- (ب) بلوچ خان: فردوسی اعجاز فین (قلمی) مولانا ۱۲۶۱ھ / مکتوبہ محمد بلال ۱۲۹۹ھ / ۱۸۸۱ء
- (ج) عبدالرحیم گبوزی: ملفوظات حضرت خواجہ محمد زبیر (قلمی) مکتوبہ محمد بلال ۱۲۹۹ھ / ۱۸۸۱ء
- (د) محمد بلال: ملفوظات حضرت خواجہ محمد زبیر (قلمی) مکتوبہ محمد بلال ۱۲۹۹ھ / ۱۸۸۱ء
- (۵) محمد سعید: مقال الضمائم و المنہجۃ للسیرۃ (مولانا ۱۳۰۳ھ) مطبوعہ بیسئی ۱۲۱۲ھ / ۱۸۹۴ء
- (۶) اعجاز الحق قدوسی: تذکرہ صوفیائے سندھ، مطبوعہ کراچی، ۱۹۷۵ء
- ۱۴۔ قاضی احمد: مکتوبات شریف (قلمی) مکتوب نمبر ۱
- ۱۵۔ ایضاً مکتوب نمبر ۱
- ۱۶۔ ایضاً مکتوب نمبر ۱
- ۱۷۔ قاضی احمد: مکتوبات شریف مکتوب نمبر ۲۲
- ۱۸۔ محمد فضل نعیم: مکتوبات قطب ربانی، ص ۶۵

مکتوب ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله ذی طول والصلوة والسلام علی رسولہ محمد المصطفیٰ وآلہ واصحابہ الکرام ذو
الفصل العظیم علی التخصیص والتعمیم فضائل وکمالات دستگاہ، حقائق و معارف آگاہ،
دقائق مرتبت و کوائف منزلت، جامع المعقول والمنقول، حاوی الفردع والاصول،
زبدۃ العارفين، قدوة الواصلين اعنی مولوی محمد امین ہموارہ از تلویحات و تعلقات ششی
ماسوی شجاء یافته بکلیت خود مستوجب احدیت صرف باشند۔ بعد از تبلیغ مراسم مسنونہ
شوقیہ و تقدیم رواعل دعوات اجابت مقدرند کہ خلاصہ تحفہ فقرائے دعاگویان باللہ
است مشہود رائے فیض پیدائے می گرداند۔ مکرمت نامہ تملطف آموز کہ از ہر لفظش
رائحہ امید بمشاگتی جاں فائز گردانیدہ مرحمت فرمودہ در زمان اسعد آوان امجد کالوجی
من السماء۔ از تنق غیب بر منصفہ ظہور جلوہ گر کردہ باعث خورمی و خورسندی گردیدہ،
مضمون آں ہمگی پیرایہ معلومیت پوشیدہ ابواب فرحت و نشاط، اسباب بہجت و انبساط
کشادہ و آمادہ ساخت، حق سبحانہ و تعالیٰ آں کان علم و علم را باین چنین تو حجات یا
دآوری ہا فقرائے دیر گاہ سلامت دارد بحرمتہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وآلہ الامجاد۔

الحمد لله والمنته کہ خواص از یادگیری عوام فارغ نیستند و بہتر از پرورش کہتراں
خود را معاف نمی دارند، استفسار از حقیقت نہایت کارا کا باین طریقہ علیہ نقشبندیہ

قد سنا اللہ تعالیٰ بفیوضات اسرار ہم و متعنا اللہ تعالیٰ بفیوضاتہم و کمالاتہم بصدقہ حبیبہ الف
الف صلوة و التسلیمات

نوشتہ بودند مخدوم، مگر ما فقرائے نامراداں را چه یارا کہ باسئال این چنین سخنان در
ناسفته لب کشایم و میانشی را چه قدرت کہ در رکاب شاہاں، پازند و پروانہ را چه مجال
کہ با شمع براق دم زند و ما مجور اں را جز عجز و قصور معرفت و حرمان و خرابی احوال خود
چه نصیب و نسبت اکابر مشائخ این طریقہ علیہ بس بلند و اعلیٰ است۔ از گنجائش تحریر
و تقریر برون، ملک مرکب عقل و فکر و مرغ و ہم و خیال و توہم این جانگ و والہ و
حیران محض بجز حق سبحانہ و تعالیٰ برا و مطلع نہ درویشاں قدس سرہم خود بخود از روئے
آداب در نہایت خود عاجزانہ، پس دیگر را چه رسد کہ باں راز افشا نماید؟ چرا کہ نسبت این
اکابر رضوان اللہ علیہم بیچون و بیچگونہ است، حضرت خواجہ امام ربانی مجدد الف ثانی
قدس سرہ نوشتہ ست کہ "نسبت این طریقہ علیہ در رنگ منتسب الیہ بیچون و بیچگونہ
است" انتہی۔۔۔ پس چوں از بیچگونہ چه گوید؟ و ممکن از واجب تعالیٰ و تقدس چه نویسند
لیکن بحسب اجابت ایشاں چوں فقیر از سر تا پائے مرہوتہ منت شما است چرا کہ بعضی
زماں حضرت قدوة الواصلین، زبدة العارفین الذی بعجز عن وصف اللسان ہادی طریق
اندراج النہایتہ فی الہدایتہ حضرت صاحبان مارا در وقت بعضی امراض معالجہ دوائی می
ساختند و ایشاں قدس سرہم ازاں مرض بفصل و عنایت خداوندی جل شانہ شفائے

کالی می یافتند۔ ورا۔ ماضعفا۔ ناقصان ہزاران بیرکت صحبت و تو حجات بے غایات
 ایٹاں از آکہ باطلہ آفاقی و انفسی نجاۃ می یافتند و نفس خبیث ماکہ بخت و اتانیت
 موصوف است و دراین از ابلیس گزشتہ بود مزکی و مطہری شد فی الجملہ وسیلہ وصول
 مطلوب حقیقی بودید، وسیلہ محبوب از ہمہ چیز چہ نفس، چہ مال، چہ اولاد، محبوب تر
 باید داشت پس گویا شما ہم یک وسیلہ وصول ما بودند۔

اگر ہر موتے من گردد زبانی
 ز تو رانم بہر یک داستانے

تا چار از امثال امر شما چارہ نبود لہذا بہ تمام شرمندگی و انفعال بہ چند کلمات کہ در
 حوصلہ آمد جرات نمودہ باید کہ بگوش ہوش استماع آن نماید و ہرگز سرسرمی نہ اندند و اللہ
 تعالیٰ ہو الموفق و المعین و هو بحق الحق و یهدی السبیل و یزہق الباطنی و
 الیہ سبیل الرشاد۔

مخدوما! نوشتہ بودند کہ "چند علامت بر نھایتہ" انتھی۔ نسبت این طریقہ علیہ می
 نویسند ہر چند بر سہو و خطا رفتہ باشند، اصلاح فرمایند۔ و نوشتہ بودند کہ فی المکاتیب
 المجددیہ قدس سرہ "علامت شناختی متوسط و نہتی آنست کہ سالک را غیر از حق سبحانہ و
 تعالیٰ هیچ با تہستہ نماندہ باشد" و فی المکاتیب المحصومیہ قدس سرہ "سالک تا در بند
 ارادت خود است، مرید خود است، و چون از ارادات و مرادات خود وارہد و بارادات او
 تعالیٰ قائم شود مقام شیخی را شاید انتھی۔ جان من! برائے ہر شے شیوہ دید علاحدہ است

و تحلیلی مقام خاص و آنچه از این عبارات اول نوشته اند منشاء آن تحلیلی فعلی است، علامت آن فنا قلب است فقط لا غیر و صورت ولایت است حقیقت ولایت هنوز کارے دیگر است که مربوط بفناء و اطمینان نفس اماره است۔ فنا نفس کما بینغی بتامیت ولایت کبری است که ولایت انبیاء است علیهم الصلوٰۃ و التسلیمات۔ در ولایت صغری ہر چند باطمینان می آید رسید لیکن بکلیت خود از طغیان و سرکشی باز نمی آید چنانچه اصحاب این ولایت فرموده ہر چند کہ مطمئن گردد و منشاء عبارت ثانی مقام رضا است و آنچه نوشته شدہ است کہ مقام شیخی را شاید تفصیل آن آنست کہ اگر مرشد مکمل حق مرید خود را استعداد یک دو درجہ دید اجازہ تعلیم طریقت فرماید جائزست بلکہ در حق مرید مذکور احسن است کہ در تربیت طالبان بگرستی توجہ و حلقہ ترقی نموده بنقطہ نہایت رسد لیکن باید کہ خیال کمال خود نہ کند و نقص خود را نصیب عین دارد تا در کارخانہ او خلل نافتد من وجہ کامل است و از وجہ حالت خود ناقص است، فی الحقیقت کامل است، شیخی بسیار نازک تراست و پُر خطر و امر عظیم، طالب حق را باید کہ ازین امر جلیل پر خطر مانند از کما گریزاں باشند مگر از امثال مرشد مکمل و یا پیغمبر مصلی اللہ علیہ وسلم و یا خداستے ما تبارک و تعالی چارہ نبود و بغیر اجازت یکے ازینہا دریں امر خطیر قدم نهادن خیانت و ممنوع است قال اللہ تعالی لا تخرج الخلق من الظلمات الی النور الا باذن اللہ رجبہ و این جا خواب و خیال معتبر نیست، کشف صحیح و الهام صریح در کار است و

طالبان و صادقان حق و اصلاحان مرتبہ نہایت محض برائے اشتغال امر و خوف ضیاع حقوق خلق و عتاب حق تعالیٰ این امر جلیل اختیار می کنند، روزی حضرت صاحبان ما قدس سرہ می فرمودند کہ بارہائی خواہم کہ از ہمہ این و آن دست افشان شدہ محض بخلوت خانہ خاص چند روز عمر بگزرانیم لیکن از خوف عتاب ایزدی جل سلطانہ کہ مبادا از اضیاع حقوق خلق وارد شود این امور اختیار نموده روز و شب در میان جماعت و مسجدی نشینیم انتہی۔

نوشته بودند کہ صاحب رشحات شیخ ابو طالب مکی قدس سرہ فرمودند کہ جہد سے کن کہ ترا هیچ بات سے غیر حق سبحانہ و تعالیٰ نماند چون چنین شدی کار تو تمام شد " انتہی
 فی شرح مشکوٰۃ شریف للشیخ علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اذا یتیقن العبدان الامر
 کلہ اللہ تعالیٰ ولا نفع ولا ضرر الا من اللہ ولا عطاء ولا منع الا من اللہ تعالیٰ و
 صبر علی بلائہ و شکر علی نعماتہ فصار من عمدۃ الاولیاء و زبدۃ الانقیاء
 انتہی۔۔۔ دیگر عبارات رسالہ حبل المتین للشیخ عبدالوہاب ہم بدیں مضمون نوشته بودند و
 باز عبارات رشحات نوشته بودند یکے آں کہ اگر بیان آنکس کہ لقمہ حلوا در دهن تو نہند و
 در آں کس سلی بر قفائے تو زند فرق کنی علامت تست انتہی۔۔۔ رشحتہ ہر طالبیے را کہ
 از خواری دشنام مردم خوش بر نیاید ہرگز بوسے از مردانہ بخشیدہ و معانی بمشام جان او
 نرسیدہ الخ۔۔۔ و علی ہذا القیاس عبارات را جمع نموده نوشته بودند۔ مہربان من ! این

همه شروط این راه اند چنانچه نسیان ماسوی و کسر نفس و غیره لیکن مرتبه نهایت این
 اکابر بس بلند و عالی است۔ از عبارات شیخ ابوطالب مکی و شیخ علی قاری و رشحات چه دریا
 بند۔ مسئلہ فقہیہ نیست کہ از ہدایہ و بزودی اخذ بکنند، مسئلہ کشفی و ذوقی است کہ
 صدور بصدوری رسد و صحیحیکے از ایشان قدس سرہم در انتہائے قلب سخن فرمودہ اند،
 منشاء آن جز تجلی فعلی نہ در وقت شیخ ابوطالب و غیرہ ما تقدم ولایت ظلی شیوع پیدا
 کردہ بود۔ حضرت خواجہ مجدد الف ثانی در مکتوبات قدسی آیات خود نوشتہ اند " در
 وقت پیغمبر ما رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم و اصحاب بنور آنرور کائنات ولایت
 اصلی شائع بودہ و بعد ازاں در وقت تابعین و تبع تابعین قلت و ندرت پیدا کردہ
 بعد از ایشان ولایت اصلی رو باستتار آورده و ولایت ظلی شیوع پیدا کردہ بعد از ہزار سال
 و چند روز باز بفصل و کرم او سجانہ و تعالی آن ولایت ظلی او باستتار آورده انشاء اللہ
 تعالی بعد از ہزار ولایت اصلی شائع و خائع خواهد گردید، و اولیاء کرام مشائخ آن زمان
 قائم مقام حضرت خاتم الرسل اند کہ بنور ہدایت ایشان عالم مسور باشد، و باز نوشتہ اند
 کہ ہر چند اقل باشند لیکن اکمل باشند انتہی۔۔۔۔ لہذا شیخ از حقیقت ولایت سخن نزدہ و
 شیخ علی قاری از علماء فحول بود و زبدۃ محققان بودہ و از جملہ ساکنان این را بودہ لیکن از
 نھایات این قدسنا اللہ تعالی سرہم ان عزیز چہ خبردار و چہ فہمہ بلکہ بسا است اگر می شنید
 انکار می نمود۔ و عبارت شیخ عبدالوہاب خوب و از بلند ہمتی است لیکن منشاء آن سکر

است و سکر سراسر نقض است، سکر علامت عدم طے مراتب وصول عروج است و
 سکر از خلقت خبری دهر، سکریت که سبب آن جمیع صفات بشریش مستور ساخته و
 کمال گزشتہ از مرتبہ سکر و رسیدن بصحو است النہایہ ہی الرجوع الی البدایہ یعنی
 بطلے مراتب وصول و سکر و تلوینات باز رجوع بیدایت کہ مقام قلب و عالم خلق و
 صفات بشریت است، نمودن حضرت ایشان حیو قدس سرہ نقطہ آخر را عبارت از
 عالم خلق فرمودہ اند و شرح رباعیات حضرت خواجہ باقی باللہ نوشتہ اند کہ قریب
 بزرگواران عبارت صفات بشریت ایشان است بہرچہ سائر مردم محتاج اند اینہا نیز
 محتاج اند ولایت ایشان را از بشریت بر نمی آرد و غضب ایشان نیز در رنگ غضب
 سائر مردم است۔ ہر گاہ سید الانبیاء علیہ افضل الصلوٰۃ و اکمل التحیات فرماید اغضب
 کما یغضب البشر باولیا۔ چہ رسد، ہم چنین این بزرگواران در اکل و شرب و
 معاشرت باہل و عیال موانست بایشان با سائر الناس شریک اند، تعلقات شتی کہ از
 لوازم بشریت است از خاص و عام زائل نمی گردد و حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ در شان
 انبیاء علیہم السلام می فرماید وما جعلناہم جسد الا یا کلون الطعام و کفار ظاہرین
 می گفتند ما نھذا الرسول یا کل الطعام و یمشی فی الاسواق پس ہر کہ نظر او بر
 صفات بشریت ایشان منصور گشت و فرق آن نہ نمودہ از دولت کمالات ایشان محروم
 شد و خسران دنیا و آخرت نقد وقت او آمد و این بزرگواران بعد از فنا و بقا نسبت و فکر

ظہور نوبہ او سبحانہ کہیمہ افمن کان میتافا حییناہ و جعلنالہ نورار مزیت ازین
مقام از سکر، الخ انتھی۔

نوشته بودند فی المکاتیب المجددینہ قدس سرہ جلال را پیش از جمال انگارند و آلام را
زیادہ از انعام تصور فرمایند زیرا کہ در جمال و انعام مراد محبوب مشوب بمراد خود است و
در جلال و آلام خاص مراد محبوب است و خلاف مراد خود است و چنان کہ در انعام
محبوب لذت می گیرد از ایلام نیز تلذذ می گیرد بلکہ در ایلام اولذت بیشتری یابد کہ از
شائبہ حظ نفس و مراد او مبر است انتھی آگاہ باد کہ این عبارت از بلند ہمتی و علوشان و
اصالت خبری دہد و منشاء آن ہم از اصالت است و نہایت مراتب وصول است، حضرت
ایشان جیو در جائے دیگر در مکاتیب قدسی آیات خود نوشته اند کہ مقام رضا ہر چند از
مرضی و سرور خبری دہد لیکن معاملہ اللہ اذ کاری دیگر است و در رضا جانین برابرند۔

عشق آن شعلہ است کہ چون بر فروخت

ہر چہ جز معشوق باقی جملہ سوخت

انتھی، لیکن تاہم منشاء آن سکر است و اصلان نہایتہ النہایتہ البتہ از سکر بصحوی
گرایند حضرت ایشان جیو دیگر جائے می نویسند کہ در وسط حال و مقام سکر جانب ایلام
و از انعام محبوب می داشتیم بلکہ خواہان بلا و مصیبت بودیم۔ دعا۔ استعاذہ برائے امتثال امر
ادعونی میخواندم نہ از خوف مصیبت و بلائے دانستم کہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام

دعا و استعاذہ از نار برائے امتثال امر ادعویٰ می خوانند اند فقط۔ بعد از آن چون بفصل و عنایت او سبحانہ و تعالیٰ بسجود آوردند و حق را از باطل جدا ساختند خوف ایراد بلا و مصیبت وارد شد و دعا و استعاذہ برائے دفع مصیبت کرده شد بلکه قبل در دو بلا خوف و حزن می خوانند ندند از امتثال امر فقط انتہی۔ این جا است کہ حضرت رسالت پناہ خاتم الرسل علیہ افضل الصلوٰۃ و اکمل التحیۃ با چندین علو شاں دائم الفقر و متواصل الاحزان بودند و در احادیث مذکور است کہ اگر گاہے ابر باداں و برف می آمد قبل آمدن او شاں محزون تمام سجده می شدند کہ آثار حزن برو مستولی می شدند و دعا برائے دفع شر می خوانند ند و بعد از نزول ابر باران رحمت حمد خواں از دفع مصیبت مستفرح می شدند و از این جا است کہ می فرمودند از نزول و عید ہا کہ در سورہ عم و غیرہ است موتے ہاتے من سفید شدند پس دیگر سے راجہ رسد کہ غایت او و رائے این معاملہ باشد۔

نوشته بودند بسبب حزن و اندوہ کہ شبے در مراسلہ یک دیگر مراسلہ توجہ غائبانہ نوشته بود۔ جان من! سہ بار بطرف شما توجہ نموده آمد احوال شما خوب و مستحسن و اوصاف حمیدہ بنظر آمدہ شکر آن بجائے آرند و امیدوار ترقی باشند و دیگر آن چہ لائق اظهار نہ بود بیادت صفوت مرتبت حقائق و معارف آگاہ میاں حسین شاہ فہمائیدہ شد انشاء اللہ تعالیٰ شمارا خواہد فہمائید۔

نوشته بودند کہ حضرت قبلہ پیر کامل مکمل مرحوم و معذور آمدہ شبے باین بندہ

فرمودہ اند کہ نہایت شام مقام نہایت این جانب رسیده است۔ دیگر بار ہم آمدہ فرمودہ اند کہ نسبت این شخص تمام شدہ است انتہی۔ محمد و صاحبان ما قدس اللہ تعالیٰ سرہ الاقدس در این وقت مستثنی بودند و اصل نقطہ نہایت النہایتہ و تجلی ذات و وصل عریاں بودند و جامع کمالات غوثیت و قطبیت و فردیت و جہاں از نور ہدایت ایشان منور بودہ اگر در زمانے یکے از ہزاراں مثال ایشان بظہور پیوندند کبریت احمر است و در غربت حکم عسقا دارد لیکن اگر مرید سے کمالات پیر مکمل برسد، جائز است لیکن چندین واقع بظہور آمدہ و ازین بشارات ہزاراں ہزار مبارک باد! و این بشارت از استعداد تمام شام خبر می دہد لیکن مادام کہ از خواب بہ یقظہ نہ انجامد و از گوش باغوش نرسد تسکینے نباید کرد۔

اے برادر! بے نہایت در گہے است

ہرچہ بروی می رسی، بردی ہامست

لیکن بہر باب متوجہ کار خود باشند۔ حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہ نوشتہ اند کہ احوال و مواجید و قطبیت و غوثیت و اسماں آن کہ در منامات و دقائق واقع شود نزد این اکابر معتبر نیست۔ آں چہ در بیداری از احوال و مواجید روئے دہد از آن این کس است۔ قطب و غوث کسے است کہ در یقظہ باین منصب مرفراز است اگر کسے خود در خواب خود را بادشاہ بنید، بادشاہ نمی شود تا در خارج بادشاہ نباشد۔

چوں غلام آفتابم همه ز آفتاب گویم
 نہ شبم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم

ایں قدر است کہ واقع و منامات صالحہ بشارات اند و مخبر از استعداد بسیار است کہ
 ایں معنی استعداد سے بظہور آید و بسا است کہ در معرض نیاید جانے باید کند کہ معاملہ از
 قوت بفعل آید و از گوش باغوش رسد انتہی۔ استعداد فقر کارے بس بلند است محمد
 رسول صلی اللہ علیہ وسلم با چندیں علو قدر و شان بلند و مرتبہ محبوبیت نہایت فقر را
 نیافتہ ازیں جا است کہ دائم الفکر و متواصل الاحزان بودند و حضرت علاء الدین فرمودہ
 یعنی الخ نمی دانی کہ شاہ چوں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نیافت فقر کل تورنج کم برو علی
 الدوام در قطع مراتب نہایتہ انتہایتہ و انتقال از الطفیت بالطفیت دیگر و را بطن باطن
 البطن والی ماشاء اللہ بودند و حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ چنین فرمودہ اند ہر چند
 بیشتر سوز و عشق و درد بیشتر پس فکر و حزن او علیہ الصلوٰۃ والسلام از ہر کس افزدوں تر باشد
 ازیں بلندی و بے نہایتی فکر باید دانست بس۔

عشق را ہے نیست کہ آں را منزلے پیدا شود

ایں نہ دریائے است کہ آں را ساحلے پیدا شود

ساکھلا باید چو مجنوں پاتے در داماں کشید

تاز داماں بیاباں محلے پیدا شود

دیوانگانِ ایں را بر جوز و مویز مانند طفلانِ شاد نمی‌شوند و گوهرِ عمرِ شریف را بچند خردله خسیس نفروشد و بر احوال و مواجید و طهورات خود را از دست نمی‌دهند و تعطیل عمر را، رواندارند بلکه اشتغال بصفات و اسما و شیونات و اعتبارات ذاتیت را داخل تعطیل می‌انگارند و نظرشان بر سر ادقات کبریائی ذات بحمت است و از نسب و اعتبارات نفور می‌فرماید پس باید که از همه این و آن دست افشان شده محض بتجربہ بر آمده بقوت و استعداد تمام خود و جد و جهد و جولان تمام در ذات صرف تیز ترنگراں باشند و آن جاہم قرار نیا بند ان الله تعالی بحب معالی الهمم تیغ لا در قتل غیر حق براند، و از احوال باطنی خود هیچ نہ نوشته بودند، شایان چنان بود کہ اولاً احوالات خود را بنویسند و بطفیلی آن ہرچہ واقعات و منامات باشند و السلام علیکم و علی من اتبع الہدی کار من نیست کہ کے را بجدال رہ نہایتیم بخدائے متعال۔ ہر کہ پے دے پے من بشتابد آنچه من یافتم او صمی یابد۔ اول ما آخر ہر منتقی، ز آخر ما جیب تمنا تہی۔

مکتوب ۲

بسم الله الرحمن الرحيم

مکتوب مرغوب تودد و اخلاص اسلوب متضمنہ استفسار احوال باطنی خویش و حل شبہ مستکہ و حدت و وجود و بعضی واقعات مرسلہ آن ذات ستودہ صفات بصحابت مشفقہ

مکزی محمد یار در زمان اسعد و آوان امجد چہرہ و وصول بشاشت شمول برافروختہ، کیفیت
 آں ہمگی پیرایہ معلومیت پوشیدہ موجب فرحت و انبساط و خورمی خاطر خاطر دور
 افتادگان گرویدہ حق سبحانہ و تعالیٰ ہا و شمارا براوج قرب خویش ترقیات با نہایات بخشاد
 بالمنون والصاد۔

مخدوما! این فقیر در خود قابلیت آں نمی دید کہ شمه از خصائص و دقائق و حقائق
 محبوب حقیقی و بیچونی در معرض ظہور بر خامہ شکستہ و زبان جلوہ گر نماید لیکن طوعاً و کر
 حا بحسب اجابت للمستول بہزار انفعال انکسار بچند حروف نامہوار تا معقول جرات
 نمودہ اگر پسند خاطر مبارک آید بارے از نظر بگزراہند اللہ الموفق والمستعین و علیہ
 توکلت والیہ انیب

یا جائی رہا کن شرمساری

ز صاف و درد پیش آر آنچہ داری

نوشته بودند کہ آں چہ اوصاف عاریتی کہ متعلق بخود می دہد گاہے در مراقبہ چنان
 می بیند کہ این ہمہ اوصاف ازیں جا کندید شدہ اند و این صفات را هیچ از خود نمی داند و
 آنچہ سمع و بصیرت کلیم است اوست سبحانہ و تعالیٰ۔

مگرما! انسان را چنان زندگانی می باید نمود کہ خود را از جمیع مقاصد ماسوی و
 منتہات کلیہ تہی و محرایابد و اوصاف عاریتی بکلیہ ملحق و مقروض باصل او دارد ان اللہ

یا من کم ان تو دو الامانات الی اهلها مصداق این معنی است و در خود هیچ بوسے
خیرد کمال نیابد و بر عدم اصل خود که محض شکر و نقص است علی الدوام واقف باشد
بلکہ نصب عین دارد و وجود و توابع وجود را چنان گم سازد کہ از ونہ نامے ماند نہ نشانی قال

المولوی

چوں بدانتی کہ نخل کیستی
فارغی گر مردی و گر زیستی

اما دوام حالت حضور زدا کا بر ما شرط قوی است چنان چہ حضرت ایشان حیو قد
سنا اللہ تعالیٰ بسرہ الا قدس بر نگاشته اند۔

"حضور کی کہ غیبت در قفائے آن باشد از حیرت اعتبار ساقط است"

الحمد للہ کہ احوال شما بہر طور یکہ است نیک و سنجیدہ است، حق سبحانہ و تعالیٰ بنیائت
متمنی رساند بمنہ و کمال کر مہ۔

نوشتہ بودند "چوں کہ امانت را درست بصاحب امانت بسپرد و خود را خالی و عدم
محض یافت لاچار سمع و بصر و علم و غیرہ از اوصاف کمال حق داند و سمع و بصیر و کلیم
اورا خواہد یافت و این اوصاف کمال در حق انسان پدید آید الخ"

و نوشتہ بودند کہ "دریں حالت مستکہ و حدت و جودی غالب می آید اور از حدیث

شریف بی بصر بی بیطش الخ نیز مستکہ و حدت و جودی فہمدا نتقی"

جان من ! اوصاف کمال حق سبحانہ در مجالی ممکنات چہ ساں پدید آید اگر هست
 بطریق انعکاس و عاریت است، ممکن بے چارہ عدم محض است کہ سراسر شر و نقص
 است و ہر چہ خیر و کمال است راجع بحق است پس عدم صرف کہ اصلاً ہوتے خیر و کمال
 دروے راہ نیافتہ است آں را عین حق گفتن و صفات حق سبحانہ و تعالی در او اثبات
 نمودن چناں چہ بعضے متأخران ممکن را عین واجب است گفتہ اند و صفات و افعال آں
 را عین صفات و افعال او تعالی انگاشتہ اند، بغایت بعید است۔ یا رب ایستائند من این
 نیمتم !

در مکتوبات قدسی آیات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس اللہ تعالی بمرہ
 الاقدس مرقوم است کہ !

کہ حضرت شیخ محی الدین ابن عربی و تابعان و سے می فرمایند کہ اسماء و صفات
 واجبہ جل و علا عین ذات واجب اند تعالی و تقدس و ہم چنین عین یک دیگر مثلاً علم و
 قدرت چناں چہ عین ذات اند تعالی عین یک دیگر اند نیز پس در سن موطن صحیح اسم و
 رسم و تعدد و تکثر نباشد و تمازت و تباین پیدا کردہ اند اجمالاً و تفصیلاً، اگر تمیز اجمالی است
 معتبر بتعین اول است و اگر تفصیلی است تعین ثانی اول را وحدت می نامند اور آں را
 "تحقیقت محمدیہ" می دانند دو تعین ثانی را واحدیت می نامند و حقائق سائر ممکنات می
 انگارند و این حقائق ممکنات را اعیان ثابتہ می دانند داین دو تعین علمی کہ وحدت و

واحدیت اند در مرتبہ وجود اثبات می نمایند و می گویند که این اعیان بوسے از وجود نیافتہ است و در خارج غیر از احدیت مجرہ هیچ موجودی نیست و این کثرت که در خارج می نماید عکس آن اعیان ثابت است که در مراتب ظاہر وجود که جزا و در خارج موجود نیست معکس گشته است و وجود تخیلی پیدا کرده انتہی

و وحدت و وجود مذہب خودی گویند بلکه ترقی ازاں ثابت نمی کنند و جائز ندارند و

اشعار رنگین املا - نموده

ہمسایہ ہمنشین و ہمراہ ہمہ اوست
 در دل گدا و اطلس شہ ہمہ اوست
 در انجمن فقر نہاں خانہ جمع
 بالند ہمہ اوست ثم بالند ہمہ اوست

و باز مختار مذہب مکشوف خود نوشته اند، آں جا کہ می نویسند صفات ثنائیہ واجب

الوجود تعالی و تقدس نزد اہل حق شکر اللہ سعہم موجود اند ناچار در خارج از ذات تعالی و تقدس متمیز باشند متمیزے کہ از قسم بیچونی و بیچگونگی بود۔ همچنین این صفات از یک دیگر متمیز اند متمیز بیچونی بلکه متمیز بیچونی بلکه متمیز بیچون در مرتبہ حضرت ذات تعالی و تقدس نیز ثابت است لانه الوسع بالوسع المجهول کیفیة و متمیزے کہ فراخورد ہم و اوراک ما باشد از آں جناب مسلوب است چہ تبخیف و تجزی در آں جا

منہجور نیست بالجملہ آں چہ از صفات و اعراض ممکن است از آں جناب قدس
 مسلوب است لیس کمثلہ شئی ولا فی الذات ولا فی الافعال باوجود این تمیز
 پیچونی و وسعت بے کیفیتی اسما و صفات واجبہ جل سلطانہ در خانہ علم نیز تفصیل و
 تمیز پیدا کردہ اند و منعکس گشتہ است ہر اسم و صفت متمیزہ را مقابلیت در مرتبہ عدم
 و یقتضی کہ آں موطن مثلاً صفت علم را در مرتبہ عدم مقابلیت و یقتضی است کہ عدم
 علم باشد کہ معبر بہ جہل است و صفت و قدرت را عجز کہ عدم قدرت باشد علیٰ ہذا
 القیاس وابستہ عدماست مقابلہ نیز در علم واجبہ تعالیٰ تفصیل و تمیز پیدا کردہ اند و مرا
 یائے عدماست اسما و صفات خود گشتہ اند و مجالی ظہور عکوس آںخان شدہ اند نزد فقیر آں
 عدماست بآں عکوس اسما و صفات حقائق ممکنات اندالی ان قال پس عالم عبارت از عدماست
 است کہ اسما و صفات واجبہ در خانہ علم در آںخان منعکس گشتہ و در خارج بایجاد حق
 سبحانہ و تعالیٰ آں عدماست بآں عکوس بوجود ظلی موجود گشتہ پس در عالم خبث ذاتی پیدا
 شد و حرارت جبلی پیدا گردید و خیر و کمال عائد بہ جناب قدس اوست ما اصابک من
 حسنة فمن الله وما اصابک من سيئته فمن نفسك موبید این معرفت انتہی پس
 ازین تحقیق واضح باد کہ اوصاف حسنہ ہر چند کہ در انسان ظاہر اند ہمہ مستفاد و مستعار
 از مرتبہ وجود اند تعالیٰ و تقدس کہ بطریق انعکاس و پرتو در مجالی ممکنات ہویدا گشتہ پس
 این کمال را داخود خیال کردن و خوبیشتن را خیر و کمال دانستن و عدم جبلی خود کہ محض

مشروء نقص است و فراموش نمودن خیانت در امانت است ناچار این امانت بصاحب
 امانت سپردن و خود را خالی و عدم صرف دیدن لازم بلکه واجب و فرض عین آمده پس
 در این صورت هیچ کمال اوصاف در انسان معدوم الاصل پدید نیاید و شبه وحدت وجود
 پیدانه شد، وحدت وجود وقتی صادق آید که تعین ثانی را که آن را واحدیت می گویند
 حقائق ممکنات گوئیم و آن حقائق را اعیان ثابته انگاریم و دو تعین اعنی تعین واحدیت و
 احدیت را در مرتبه وجود ثابت نموده و در خارج غیر از احدیت مجرده موجود نه نماییم و این
 اعیان را بویژه از وجود اثبات نکنیم و چون گوئیم که عدوات مقابله که در علم و احبیبی تعالی
 تفضیل و تمیز پیدا کرده اند و مرایایه اسماء و صفات خود گشته اند و آن عکوس حقائق
 ممکنات شده اند و بر تو عکس شے عین آن شے نگردد و این ممکنات که اعدام اند محض
 شرات و نقاصت دارند هیچ مناسبت بذات و صفات و افعال حق سبحانه و تعالی که محض
 خیر و کمال اند، ندارند و الله سبحانه و تعالی عن ذلك علوا کبیرا و الله سبحانه
 وراء الورا ثم وراء الورا ثم وراء الورا لا مانهاية له - باید که بطریق انصاف و
 تنزه طرفین را مطالعه نمایند امید که از خدشه خلاص شوند و آنچه از کلمات بی یسمع بی
 یبصر و امثال آن وارد شده اند مناسبت حال فنا - انحص که مرتب بر فنا - اتم و اکمل
 است دارد، رواست که عارفی را بعد از فنا و لحوق صفات باصل صفات کالمه از خود عطا
 فرمایند و منتصف باوصاف الله نمایند چنانچه در مکاتیب غیر مره وارد است - ازاں جا

اند کے پیش تو گفتم غم دل، تر سیدم
 کہ آزرده شوی ورنہ سخن بسیار است
 نوشته بودند کہ آں چہ گفته شد کہ گاہے مراقبہ چنان می بینند
 مستمر نیست از برائے آں کہ اگر در مراقبہ فوقیت دید در لطیفیت و
 باریکی نظر کردہ متوجہ باشند حالت مذکورہ هیچ بنظر نمی در آید کہ
 دید محض در ذات صرف بیچوں می باشند اگر در لطائف سینہ متوجہ
 می شود حالت مذکورہ عود می کند۔

مہربان من ! این حالت شما خود شاہد سنجیدگی احوال و قاطع شجاعت شماست زیرا
 کہ آں چہ نقص بترقی وحدت نظر خلل و زوال می پذیرد و بخلاف مرتبہ کمال نزد
 حضرات مشائخ ما ترقی از وحدت وجود کہ ناشی از مقام سکر و جمع است ثابت است
 بلکہ اگر غلبہ نماید ہم از ادب لب نتواند جنبانید و طالب ترقی باشد تا بمقام صحو و فرق بعد
 الجمع گراید و از کفر طریقت کہ عدم امتیاز بین الخالق و المخلوق است وہمہ رایکے دیدن
 است رستہ باسلام حقیقی کہ امتیاز بین الخالق و المخلوق است و حق را حق دانستی و ممکن را
 ممکن دیدن است مشرف گردد۔

در مکتوب چہل و نهم حضرت ایشان حیو وارد است۔

اثینیتی کہ دون اتحاد است مقام عوام کلانعام است و این
 اثینیت کہ ہزاراں مزیت بر اتحاد دارد مقام انبیاء کرام است
 علیہم الصلوٰۃ والسلام چنانچہ صحوے کہ دون سکر است حال
 عوام و صحوے کہ بعد از سکر است مقام خواص بلکہ اخص
 خواص چنانچہ اسلام کہ پیش از کفر طریقت است اسلام عوام
 اہل اسلام است و اسلامے کہ بعد از کفر طریقت اسلام اخص
 الخواص اتھی۔

اما الحمد للہ احوال شاخود دفع علل شہاست و مہنی منظر نقص و کمال و بتوجہ بلطائف
 وجود ہلک سینہ خود۔ این فقیر گاہے شمارا امر نہ نموده و ز مشرب در مذہب حضرت
 صاحبان ہادی طریق اندراج الخایتہ فی البدایتہ میاں صاحب حیو قدس سرہ باندازہ فہم
 خود کہ قاصر است واقف تمام است سمجھنیں نفرمودہ باشند باید کہ این نوع مراقبہ را
 موقوف نمایند و محض متوجہ اللطیف و بیچونی و بے غایتی باشند تا صرف بحیرت و مجمل
 و بے درکی و نادانی گزینند۔ کار این است و غیر این ہمہ صحیح۔ نوشتہ بودند کہ

شبے بسبب عدم ایماں او امر و عدم اجتناب منامی او تعالیٰ جل شانہ کمال ندانم
 شہ مساری رخنہ می گردد و خود را لائق عذاب گوناگون می دید تا گاہ القاء شد اندام
 کریم غفور رحیم اتھی

جان من! دعویں القا۔ بشارت اشارة بان است کہ محض خود را لائق عذاب و از رحمت ارحم الراحمین نا امید شدن نباید بود قال علیه الصلوة والسلام الايمان بين الخوف والرجا متضمن بشارات عظیم است امیدوار باشند و آنچه در باب غازی پور متوجه اند و تحم شده اند کہ "خدا کیت کم تھیاجم" از بشارات است و آنچه در واقعہ خواب بسیار کسان بشمشیر کشته دیده اند امید کہ مثال آں نصیر خاں کرگچ بمعہ برادری و عیال و اطفال باشد و حق سبحانہ و تعالیٰ جمیع مسلمان و دوستان و ہمسایان شمارا اللہ پناہ نگاہ داشت و اللہ اعلم بالصواب۔ ربنا اعفر لنا ذنوبنا و اسر افنا فی امرنا و ثبت اقدامنا و انصرنا علی القوم الکافرین و اسلا علیکم و علی من لدیکم۔

مکتوب ۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال است یعنی سوال مرید از مرشد کہ "نمرده بدست زندہ است اگر دفن کنندش فجا والا گندہ می شود" و جواب است از مرشد کہ مردگان دو نوع اند یکے مردہ بموت صوری، احوال او معروف کہ موت او تعلق بہ تن دارد دوم مردہ بموت معنوی کہ عبارت از اطمینان نفس است از مرادات چوں کہ بیماری ارادہ حق تعالیٰ کہ سوائے سخت است می شود۔ قریبان قرب در گاہ اورا گاہ بیگاہ عیادت می کنند و گویند بلا باس طهورا یعنی آں بیماری موت پاک کننده دل است از خواطر کہ خلق متخیلہ

عبارت از آنست۔

آتش عشق از نہ سوزد نیسانی و ہم۔ غیر

زمین دل بروید سبزہ گلزار یار

وچوں سکرات می شود کہ عبارت از سکر و غلبات عشق است قریبان مذکور تعلقین

کلمہ شہادت می کنند و مادام کہ دم از ہستی می زند و تحرک اختیاری می کند قریبان

دست تصرف بر او نہ نهند و گویند کہ هنوز رمقے است اگر چه او می گوید زود۔

رمقے پیش نہ مانده است ز بیمار غمت

قدے رنجہ کن اے دوست کہ درمی گزرو!

با تومی گفتم کہ عشقت ناگھاں خواہم

گشت از غم آنے آن غم است

پس ازیں باور نبودت از مرا

گرھی گفتم کہ کارم درہم است

وقت آن آمد کہ رحم آید ترا

بر دلم چودر بینم این وم است

وچوں از دار و گیر آرزو حالتے خاموش شد و ہیتے موہوم را فراموش کرد آواز غیبی

و صد اے لاریبی بشنود کہ یا بیتھا النفس المطمئنة ارجعی الی ربک راضیة

یا بیا کہ مرا آرزوئے تست آخر
نشاط من بہ تماشائے روتے تست آخر
پس اور جواب بہ تعلقین قریباں گوید انا لله وانا الیه راجعون۔
نیا در دم از خانہ چیزے نخت
تو داری ہر چیز من، چیز تست
و چون ملک الموت اور اسیب بھشت نماید کہ عبارت از غمبختہ پر تو جمال است،
روح بطریق آسان می دہد۔

اگر خواہی بشیرین مرگ مردن
ز دوست باید زهر خور دن
پس قریبان بدست تصرف جا محالتے زندگی کہ عبارت از افعال بد و عبادت
ریاستے است از دور سازند و آب کوثر کہ عبارت از محبت ذاتی است اور از لوث دنیا
وارادت اخری بشویند۔

سوال = محبت ذاتی را آب کوثر چرا گفت؟

جواب = محبت افعالی و صفاتی کہ است چون آں صفت و آں فعل کہ بسبب آں
عاشق شدہ بود، مبدل باضداد می شود، در بنیاد محبت او فتورے می افتد و محبت ذاتی را

تغیر و تبدل نیست و ہر چہ از محبوب آید از نعمت و بلا و منع و عطا غنیمت شمرد و نعمت انگارہ۔

عاشق من بر لطف و قہر من بچہ

اے عجب من عاشق من این ہر دو خند

بنا بر آں این شراب ظہور کہ لم ینتغیر طعمہ طعمہ است گفتہ شد و چون در این وقت برہنہ بود کہ الایمان عربیان از جامہ اشرف کہ لباس تقوی است کفن ہو شانند پس مردہ اگر مرد بودہ کہ کفن کہ عبارت از کلمہ شہادتین، و نماز روزہ ہاست و اگر زن بودہ دو کفن کہ عبارت از حج و صلوة است بد ہند و بر جنازہ رضا نهند پس در صلوة کہ عبارت از دعا است گوئید اللہم اجعل لنا فرطاً یعنی پیشوائی طالبان بعد از ازاں از جائے کہ خمیر آورده بودند دفن کنندش یعنی باصل اسم کہ مرئی او بود بہ پیوست کہ کل شئی یرجع الی اصلہ و بعد از سوم روز مردہ صوری بد بوے کند و از مردہ معنوی خوشبوئے اخلاقی حمیدہ بمشام جان خاص و عام برسد و راحت کم آزاری بہمہ کس برسد کہ المسلم من سلم المسلمون من لسانہ و یدہ بعد از ازاں کاروائی طالبان از و حاصل می شود کہ اذا تخیرتم می الامور فاستعینوا من اهل القبور عما کر نکلتھائے از شہرستان دل بسیار روئے دادہ بودند لہذا در میدان تنگ کاغذ نگنجد جائے کہ کس است یک حرف پس است وخیر الکلام ما قل و دل والسلام اولاً و آخراً۔

مکتوب ۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله الذی هدانا لهذا وما كنا لنهتدی لولا ان هدانا الله لقد جاءت
رسول ربنا بالحق۔ المابعد۔ نوشته بودند کہ مراتب فنا و بقا و سایر مقامات مثل قطبیت
و غوثیت و قیومیت و امثال ذلک دوام دارند یا نہ؟ و ز قول شیخ عبدالرحیم مگر یہ علیہ
الرحمہ کہ گفته است مصرع

سندھی مردم حج پڑھن کعبو پس نہ کا پڑی

دوام مشہوم می شود وز حدیث۔

لی مع الله وقت لا یسعی فیہا ملک مقرب ولا نبی مرسل

خلاف آن صادق می آید وجہ توفیق میاں میں در کلامین چہ باشد؟

مگر ما: نزد حضرات ماہر حضور می کہ در قفائے آن غیبت بود از حیر اعتبار ساقط
است اما چون وجہ عدم تضاد این دو اقوال موقوف بر مقدمہ است کہ متضمن نشاء ہر
سخن است لا جرم با وجود عدم لیاقت اجابہ للمسؤل بچند حروف جرات نموده می شود
امید کہ بگوش ہوش استماع فرمایند تو کلت علی الله والیہ انیب۔

بدانند کہ شہسواران منازل و مراتب سلوک و رہ روان مدارج صعود و عروج چہ اہل

توسط چه اہل انتہار وصول ہر مقامے از مقامات مربوط بہ مذہب و جذبات و واردات مقام فوقانی
اوست و علیٰ هذا القیاس الترقیات الوردات فی مقامات الافعال و الصفات و الذات و
جمع المراتب و ہر مقامے سالک را بظن فوقانی تمام می شود آں را حضرات مشائخ کبار ما
مقام آں شخص مقرر کردہ اند و آں مقام فوقانی کہ ہنوز بظن رسیدہ است و باصل آں
پیوستہ حال آں سالک قرار و اوند و مقام را دوام شرط فرمودہ اند حال را نہ کہ معاملہ
آں ہنوز وابستہ بظن است، باصل و مقام حصول حال را وصول نیز گویند پس ہر مقام
کہ باشد علیٰ تفاوت الدرجات بنظر احاد و تہمتائیاں حال است و بنظر احاد فوقانییاں مقام
است بنظر احاد اکمالاں کہ بمراحل فوق آں شافقتہ اند کاملطروح فی الطریق است و چون
ذات حق سبحانہ و تعالیٰ و تقدس نہایت ندارد ممکنہ را چہ رسد کہ آں را بانجام رساند اگر
چہ ہر یکے از واصلان ذات تعالیٰ و تقدس است باندا زمانا استعداد خود و بعنایات حق سبحانہ و
تعالیٰ جل شانہ الطنیات و بطنیات قطع می نمایند اما ہر خاتیہ کہ باشد بدایع نقص و چند
گی قسم است کہ او سبحانہ و تعالیٰ از اں منزہ و مبرا است واللہ سبحانہ و تعالیٰ عن ذالک
علو اکبیرا۔ لاجرم حضرت سید الکوین علیہ السلام با وجود کمال محبوبیت در مطالعہ
غموض اسرار البطن البطون، دائم الفکر و متواصل الحزن موصوف گردید۔ بر سر اصل آیتیم
و گوئیم کہ چون این مقدمہ را نیک تأمل فرمودہ اند بدانند کہ مراد از مصرع مذکور مقام
باشد کہ مدام آں را شرط است و از حدیث مراد حال است کہ مناسب مقام حضرت

سید المرسلین علی مصدرہا الصلوة است باشد فلا منافات بین الکلامین
 المذكورین۔ یا گوئیم کہ آن حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم را مجرد وصول
 حصول میسر بوده گویا پاک از کمال وحدۃ در یاد آن ہر دو دست می دادند پس استہزاد وقت
 چہ حصول و چہ وصول لازم آنہرور صلی اللہ علیہ وسلم دین و دنیا بوده دریں صورت تو
 اند بود کہ مراد از وقت خاص غوطہ و محویت خاص بوقت خاص کہ حضرت عالم ربانی مجدد
 الف ثانی قدس سرہ تعبیر ازاں بہماز کہ معراج مومن است فرمودہ است چنانچہ ار
 حنی بابل و قرۃ عینی فی الصلوة مویذہ این معنی است و در سائر اوقات بظاہر
 دباطن موجب حکمت الہی برائے تنور و ہدایت و دعوت متوجہ عالم اسباب بودہ اگر چہ
 اصل معاملہ آن وقت خاص ہر وقت میسر بودہ یا گوئیم کہ اشتراط دوام برائے تسلی
 علامت حصول مربوط بمقامات اشتباہ ظل باصل است مثل افعال و صفات و ذات و
 مقامات رضا و خلقتہ و مثال ذلک و مقام آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ اصل در رنگ
 ظل ازاں دولت سراد رہہ است و برائے فنا و بقا است و وراہ وصل و انفصال است و
 وراے قید و اطلاق است و وراے کثوف و معارف است و وراے افعال و صفات
 است و وراے اسماء و شہونات است و وراے اعتبارات و ذات است و وراے رضا و

خلتہ است۔

گر بگویم شرح این، بعد شود

مکتوب ۵

فضائل و کمالات دستگاہ، نور چشم، راحت روحی میاں پیر محمد حیوازا سوائے محفوظ
و بیاد حق محفوظ باشند۔ بعد سلام خیر الکلام سنت سید الانام مشخون بشوق تمام مکثوف
آں کہ احوال او ضاع دعا گو بیان این حدود مستوجب مزید حمد و شکر است و جمعیت و صفا
وقفے آں ذات ستودہ فرخندہ صفات ہدام مسئول و مطلوب المرفوع آں کہ شوق
مواصلت گرامی از ہر چہ نویسند متراندہ

شرح شوق گہ نویسند اندکے
پیشتر از پیشتر خواہم نوشت

لا جرم مصدر کہ تا حصول ملاقات صوری متواتر بد و کلمہ محتوی اخبار خیر آثار
خویش و جمیع خویشاں متبج و مباحی فرما باشند کہ ازاں مارا ہزار شادمانی است۔ والسلام

مکتوب ۶

فضائل و کمالات دستگاہ، نور بصر، راحت روحی میاں پیر محمد حیوازا عوائق دوران
ناہنجار مصنون و مامون باشند۔ آمین ! بعد تقدیم مراتب اسلمہ شوق مشخونہ وادعیہ
اجابت مقرونہ مکثوف ضمیر آں کہ خط فرحت نمط کہ از ہر لفظش راستہ امید بمشام
جاں می افزاید در آدان مسرت تواماں عز و رود یافته تمام متبج و منبسط ساخت۔ جان

من! کوائف رو تدوایں جا بدیں نمط کہ از قریہ مسکن احقر سواتے خانہ وڈیرہ خیر انڑ
 وڈیرہ عزت خان انڑ ہمہ مردم انڑ کو چیدہ رفتہ در مکان میل موضع کنبدی (کنڈی)
 بجن خانہائے خود راست کردہ نشسته اند و عزم ایں دعا گوئے ہم ہمین کہ انشاء اللہ تعالیٰ
 در ہمیں انتقال نموده در موضع مذکور سکونت نماید۔ لا جرم مصدرع کہ در اوقات مر
 جو الا جابت مسنت فرمایند کہ در آں موضع مذکور را مبارک کند و انواع جمعیت دینی و
 دنیوی نصیب حال احقر گردد و ہم معلوم باد کہ ہم عزم می دارم کہ دریں ایام ازیں
 جا کو چیدہ در موضع میل مسکن ساخته باز بتاب روانہ بصوب لواری شریف گردیدہ
 بشوق زیارت حضرت مرشد السالکین و زبدۃ العارفین حضرت مرشد حقیقی خود
 مشرف شوم دریں باب ہم توجہ دعا فرمایند کہ بجمعیت و فیض و فرحت و سلامت
 از اں سفر بالشر مر اجعت نموده شود و السلام مع الاکرام۔

مکتوب

فضائل و کمالات دستگاہ مستجمع الحسنات، منظر الکرامات، نور بصر، راحت روحی میان
 پیر محمد جیو بفیوضات صوری و معنوی محلی باد۔ بعد اسلمہ مسنونہ شوق مشحونہ و ادعیہ
 فراداں اجابت مقرونہ مکثوف آن کہ اتوال و اوضاع فقرا۔ دعاگویان ایں حدود من کل
 الوجوه مستوجب مزید حمد و شکر است و جمعیت و عافیت و صفا و قتی و ترقی درجات و
 حصول حاجات و نیل مرادات صوری و معنوی آن ذات فائز البرکات مدام از در گاہ

محبوب الدعوات مستول و مطلوب المرفوع آں کہ کتوب مرغوب محبت و اخلاص
 اسلوب محتوی سند عاتے مخالف دینی و دنیوی مرسول آں نور البصر بر اسعد آوان پر
 توست وصول بر افروخته رسیده چشمہائے مشاقاں دعاگویان نور آگین ساخت بر سید
 قاصد آور و نامہ از در دوست۔ گشت دیدہ منور ز صورتے رقمش و بمطالعہ مشمون
 میمونش بہت بے پایاں و فرحت فراواں بر افزود۔ جان من ! احقر را از حصول
 مطالب معنوی و صوری دربارہ آں بر خوردار غافل ندانند امید کہ تیر دعائے این خاکسار
 بہدف اجابت رسیده او تعالی آں گرامی را مشمول عنایات گرداند و ابواب عطیات
 فراواں مفتوح سازد آمین ثم آمین ! جان من ! ہم المہمات آں کہ لازم در یاد مولی
 تعالی مصروف فرمایند و در ہر نفسے و ہر لحظہ پچناں ہذکر حق اشتغال نمایند کہ از ذکر
 ہذکور فروردند۔

در خدا گم شو، وصال این ست میں

گم شدن گم کن، وصال میں است میں

و سرمایہ سعادت ابدی و مقصود از غنقت جن وانس آں کہ هیچ لحظہ از خدا غافل نہا
 شد و شب و روز مستغرق لہ و قات در یاد مولی تعالی باشند و سائر مطالب دنیوی طفیلی
 است کہ بطفیل آں بغیر سعی سرانجام خواهند گردید من لہ المولی فلہ التکل شنیدہ
 باشند القلیل یدل علی الکثیر و القطرة یبئن عن البحر اگر در خانہ کس است،

یک حرف بس ست۔۔۔۔ والسلام ثم السلام۔

مکتوب ۸

زبدۃ الخلفاء، خلاصہ اہل صفاء، نور بصر، راحت روحی، فضیلت پناہ محبی میاں فیض
محمد جیو، ہموارہ از با ماتست محفوظ و بیاتست محفوظ بودہ قرین جمعیت و عافیت باشند
آمین! بعد از سلام خیر الکلام سنت سید الانام مشحون بشوق تمام مکشوف آں کہ
مکتوب مرغوب محبت و اخلاص اسلوب مرسل گرامی در عین انتظار رسیدہ خاطر فاتر مشتا
قان خورسند ساخت امید صادق کہ ہم برای و تیرہ تا حصول ملاقات صوری بار سال
مکاتیب خیریت اسالیب خورسند فرما باشند کہ این معنی موجب از دیاد سلسلہ محبت و
داد تواند بود۔۔۔۔ والسلام مع الاحرام۔

مکتوب ۹

فاصل و کمالات دستگاہ، مصدر الحسنات، منظر الکرامات، نور بصر میاں پیر محمد جیو
بعد اسلمہ فراواں داد عیب بیکراں مکشوف آں کہ از شنیدن خبر کلفت اثر ناچاکی و بے
جمعیتی اہل خانہ آں گرامی تردد و سواس و نگرانی بغایت گردیدہ حق سبحانہ و تعالیٰ بفضل
و کرم خویش شفا عاجل و صحت کامل نصیب شاں گرداناد! و جمعیت و رفاہیت من
کل الوجود محصل کناد بحر متہ النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم الامجاد آمین، آمین، آمین و

مکرر آن کہ دو تعویذ از آیات شفا نوشته فرستاده شد، امید کہ دوبار بآب تازه شسته بنوشانند۔ امید کہ شفائے کامل نصیب شاں گردد۔ آمین، آمین!

مکتوب ۱۰

فضائل و کمالات دستگاہ، نور بصر، راحت روحی، قرۃ العیونی، میاں پیر محمد حیو
مدام قرین جمعیت بودہ بیاد حق مشغول باشند آمین! بعد التماس تحفہ تسلیمات شوق
آیات واحدائے هدایائے دعوات اجابت سمات مکشوف آن کہ حالات این حدود
بفضل رب المعبود من جمیع الوجوه مقرون بخیر و خوبیهاست و جمعیت و تنومندی آن
نور چشمی در جمیع الاوقات مدعو و مستول المرفوع آن کہ انشاء اللہ تعالیٰ فرداروز شنبہ
تایک شنبہ ازین جا کو چیدہ خواهد شد لاجرم در اوقات مرخوالا اجابت در در گاہ ایزد
متعال مسلت نمایند کہ حق تعالیٰ آن موضع میل مسکن مبارک گرداند و استقامت بر
جاده شریعت نصیب گردد و تا حصول دولت مواصلت بتزیل نامجبات مشعر حالات
خیریت آیات آن گرامی مستح و طراوت بخش وفا باشند کہ ازاں جمعیت روحانی و قلبی و
قابی تواند بود۔۔۔۔۔ والسلام مع الاکرام

مکتوب ۱۱

فضائل و کمالات و سنگاه، حقائق و معارف آگاہ، نور بصر، راحت روحی میاں پیر محمد جیواز ماسوائے محفوظ و بیاد حق محفوظ باشند۔ بعد سلام خیر الکلام سنت سید الانام مشخون بشوق تمام مکثوف ضمیر راحت تصویر آں کہ مکتوب مرغوب اخلاص و تودد اسلوب محتوی حقائق خیرد قائق در اسعد از منہ در عین انتظار رسیدہ خاطر فاطر مشتاقان مسرور و منتہج ساخت و بمطالعہ مضمون میمونش فرحت بر فرحت افزود امید کہ ہم برای و تیرہ تا حصول ملاقات صوری بار سال مکاتیب خیریت اسالیب ثور سندی فرما باشند کہ ایں معنی موجب اطمینان خاطر فاطر دور افتادگان تواند بود۔۔۔۔۔ والسلام مع الاحرام

مکتوب ۱۲

فضائل و کمالات دستگاہ، نور بصر، راحت روحی میاں پیر محمد جیواز حوادث دوراں ناہموار محفوظ بودہ بیاد حق محفوظ باشند۔ آمین! بعد تقدیم مراتب سلمہ شوق مشخونہ و ادعیہ اجابت مقرونہ مکثوف آں کہ احوال و اوضاع دعاگویان ایں حدود مستوجب مزید حمد و شکر ست و جمعیت و صفا و قتی آں ذات ستودہ صفات بدام مدعو و مستول المرفوع آں کہ مکتوب مرغوب، اخلاص اسلوب محتوی اخبار خیرد قائق آں گرامی در اسعد از منہ رسیدہ فرحت بر فرحت افزودہ

رسید قاصد، آورد نامہ از در دوست
گشت دیدہ مؤز ز صورتے رشمش

امید کہ تا حصول دولت دیدار فرحت آثار ہم بر این و تیرہ بار سال احوال خیر نال
خویش خورسند و فاباشند کہ این معنی باعث از دیاد سلسلہ اتحاد تواند بود۔۔۔۔۔ والسلام مع
الاکرام۔

مکتوب ۱۳

فضائل و کمالات دستگاہ، مصدر الحسنات، مظہر الکرامات، نور بصر، راحت روحی
میاں پیر محمد جیو از عواقب زمان ناسازگار در کہف حمایت حافظ ^{حقیقی} جل سلطانہ محفوظ
و مامون بودہ مشمول فیوضات سبحانی بودہ باشند۔ آمین! بعد نوافل تسلیمات شوق آیات و
روا حل دعوات اجابت سمات مکتوف آن کہ احوال و اوضاع فقرا۔ این حدود من کل
الوجہ مستوجب مزید حمد و شکرست و جمعیت و عافیت و ترقی درجات و حصول حاجات
صوری و معنوی آن ذات فائز البرکات از در گاہ قاضی الحاجات مسؤل و مطلوب
المرفوع آن کہ مکتوب مرغوب تو دو و اخلاص اسلوب مرسل آن ذات سامی رسیدہ پر
توی و صول برافروختہ مستج و منبسط ساخت۔ چون مشتمل بر جمعیت و عافیت آن ذات
ستودہ صفات و نور بصر نو بادہ بوستان ہدایت میاں صدر الدین احمد محرک از یاد حمد و شکر
گردید امید کہ آئینہ ہم بر این و تیرہ بار سال مکاتیب خیریت اسالیب خویش مع جمع

توابع و لواحق نور سند فرما باشند کہ ہر آئینہ این معنی موجب اطمینان خاطر فاتر دعا گویان
تواند بود۔۔۔۔ والسلام ثم السلام

گرچه دو رم بیاد تو قدح می نو شتم
بعد منزل نبود در سفر روحانی

مکتوب ۱۴

فضائل و کمالات و ستگاہ، نور بصر، راحت روحی میاں پیر محمد جیو بعد اسلمہ شوق
مشخونہ و ادعیہ اجابت مقرونہ مکشوف آں کہ احوال و اوضاع فقرا۔ دعا گویان این حدود
من کل الوجوه مستوجب مزید حمد و شکر است و جمعیت و عافیت آں گرامی مدام
مطلوب المرفوع آں کہ مدت است کہ از آں جناب شیخ خبرے ز سیدہ لاجرم نگرانی
است۔ امید کہ تا حصول دولت مواصلت احوال خیر فال خویش بصجابت شیخ صادر و وار
در حمت فرمایند کہ این معنی باعث تسکین خاطر فاتر مشتاقان تواند بود۔۔۔۔ والسلام مع
الاکرام۔

می خواستم کہ شرح شوق و حکایات مذکورہ را بمطولے بفرارم۔ اما بسبب ضعف و نا
توانی کہ از عارضہ تیجا عارض بود نتوانستم لہذا بدیں چند کلمہ اکتفا نموده شد۔۔۔۔ و
الباقی عند التلاقی۔

مکتوب ۱۵

فضائل و کمالات دستگاہ، حقائق و معارف آگاہ، نور البصر، راحت روحی میاں پیر محمد جیو بعد از تقدیم مراتب تسلیمات بے نغایات مشخوذ خاطر گرمی باد چون مجاری حالات این حدود بکرم ایزد متعال مستوجب حمد و شکرست و خیریت و جمعیت ایشان مدام مطلوب ما هو المرام آن کہ مکتوب مرغوب کہ مشتمل بر خبر یافتن این جانب مرحمت فرموده بودند رسید باعث جمعیت خاطر گردید نور بصر من ! انال اللہ تعالیٰ بفضل عمیم خویش و بیمن برکت دعا فقراتے باب اللہ شفا کامل حاصل گردیده است و اثر تپ بالکلیہ منفع گردیده است ازین معنی خاطر خود مطمئن دارند و تشریف آوری باین صوب از سبب ضعفی خویش ہرگز ہرگز روانداشتہ بخاطر جمع در وظائف دعا گوئے در مکان خویش مشغول باشند از شنید خبر و لائق شدن اثر سے تپ و اطلاق شکم آن بر خوردار تمام و سواس و تردد است امید کہ اللہ تعالیٰ ایشان را شفا کامل عاجل نصیب خواهد کرد۔ زیادہ والسلام علیکم۔۔۔۔ و آمدن این جانب در مسجد از سبب ضعف و ناتوانی نبود دیگر بالکلیہ خیریت و از جمیع محرکہ خورد و کلاں اسلمہ مسنونہ معروض باد!

مکتوب ۱۶

در خدمت سراسر سعادت، فضائل و کمالات دستگاہ، نور بصر، راحت روحی، میاں

پیر محمد جیو سلمہ ربہ بغداد سلمہ وافیہ شوق مشخونہ وادعیہ زکیہ اجابت مقرونہ مکثوف
 بنمیر فیض تصویر آن کہ احوال و اوضاع فقرا تے دعاگویان این حدود من کل الوجوه
 مستوجب مزید حمد و شکر است و جمعیت و صفا دقتی آن ذات سنوده صفات مستجمع
 الحسنات از در گاہ مجیب الدعوات مدعو و مسئول انه قریب مجیب المرفوع آن کہ
 مکتوب مرغوب شوق و اخلاص اسلوب مرسول گرامی پے در پے رسید و مطالعہ مضمون
 میمونش قرۃ العیون حاصل گردید

رسید قاصد آور د نامہ از در دوست

کہ گشت دیدہ مسور ز صورت رشمش۔۔۔

امید واثق کہ تا حصول دولت مواصلت ہم بریں و تیرہ بار سال مکاتیب خیریت
 اسالیب مستح و مسرور وفا باشند کہ این معنی باعث اطمینان خاطر فاتر مشتاقاں تواند
 بود۔۔۔ والسلام مع الاکرام۔

مکرر آن کہ این ہیچداں و فرزند محمد صالح رادر اوقات صالحات بدعوات صالحات
 یاد فرما باشند امید کہ در باب رزق و روزی ہیچ غلم و وسوسہ در خاطر نیارند انشاء اللہ تعالی
 بتدریج مترقی خواهد شد۔۔۔ والسلام۔

مکتوب ۱

برادر مہربان، عزیز از جان میاں ملا محمد احسن و ملا محمد عارف جیو مدام محفوظ و

ماہون باشند بعد از سلام سنت اسلام مشخون بشوق تمام مکثوف آں کہ آنچہ نوشتہ بودند کہ معلوم نیست کہ در کار نسبت شادی ما راضی هستند یا نہ؟ برادر من! این چہ حکایت است۔ فضیلت پناہ بر خوردار میاں پیر محمد جان ہاست و نور چشم ہاست۔ بر خوردار میاں پیر محمد را از فرزندم محمد صالح بالا تر و زیادہ تر دوست می دارم۔ آں چہ نسبت شادی بہ بر خوردارم پیر محمد نمودند آں ہمہ احسان و منت بر این فقیر نمودند و در آمد میان مایان شب و روز ازیں معنی شادی و خواری است۔ حق سبحانہ و تعالیٰ آں برادر را میاں پیر محمد را این قدر تعظیم دادند۔ دریں زمانہ اخیر کسے نیست کہ مسکیناں را دوست وارد، ہمہ مردم بر فلوس می میرند، زہے سعادت است کہ شما بطرف دنیا ہیچ ندیدہ، نام خدا را پیش نمودہ۔۔۔۔۔ جز اکم اللہ خیرا۔ والسلام مع الاحرام۔

مکرر آں کہ آں چہ زمین شما کہ در مکان میل می باشد قدرے ازاں سید میر محمد بقا شاہ آباد کردہ است و قدرے ازاں مردم معارفجہ کوریچہ آباد ساختہ اند و بعضے مردم در اں زمین شما دعوی ملکیت می کنند، لاجرم لازم کہ کسے از شما آمدہ آں زمین خود را خلاص کردہ برود۔۔۔۔۔ والسلام۔

مکتوب ۱۸

فضائل و کمالات دستگاہ، نور بصر، راحت روحی میاں پیر محمد۔ حیواز حوادث دوران مصون بودہ مدام بیاد مولیٰ تعالیٰ محفوظ باشند آمین! بعد اسلمہ فراواں و ادعیہ بیکراں

مکتوب آں کہ خط فرحت نمط مرسل آں گرامی رسید باعث دعا گوئی گردید۔ او تعالیٰ
 علیٰ شہنہ فرزند صالح مہتمم روزی گرداناد ! و امید کہ براسے ناپاکی ہل خانہ قدرے
 پوست حلیلہ کلاں و پوست بیلہ و آلمہ ہرہ ساوی کوفتہ تختہ و مساوی ہمہ شکہ یاد
 کردہ ہر روز بعد خوردن طعام یک کف ازاں بخورند امید کہ تندرستی خواہد بود و احقر را
 دعا گوئی صمیمی تصویریدہ برام نویسان حالات باشند کہ باعث اطمینان تواند بود۔۔۔۔
 والسلام والا کرام

مکرر آں کہ در حویلی احقر ہمہ مردم عارضہ تپ می شود، دعا فرمایند کہ ہمہ وجوہ
 عافیت و تندرستی شود۔

مکرر آں کہ بلیہ زبیدۃ الاقران میاں مثل آمدہ است کہ مرض سرفہ خشک
 عارض ست چوں از دوا صاف منتفع نہ شدہ پس براسے دعا خوانستن میاں شہاب الدین و فتوہ
 فیض محمد داحلیہ میاں جیل را ہموارہ کردہ سوم روز است کہ دریں جا است دعائے
 تھدی نمایند کہ او شان را ہم حق تعالیٰ شفا کمال نصیب گردانید۔۔۔۔ والسلام۔

مکتوب ۱۹

فضائل و کمالات دستگاہ، نور بصر، راحت روئی میاں پیر محمد جیوازا مسوائے محفوظہ
 و بیاد مولیٰ تعالیٰ محفوظہ باشند آمین ! بعد سلام مشخون بشوق تمام مکتوب آں کہ
 حالات این حدود من کل الوجوہ مستوجب مزید حمد و شکر است و عافیت و جمعیت و

ترقی درجات و صفا و قتی آن ذات ستودہ صفات مدام مطلوب المرفوع آن کہ برائے
 رسیدن احوال و اوضاع و اخبار خیر فال آن جناب روز بروز انتظار و نگرانی ست لاجرم
 مصدر کہ تبرئیل و ترقیم احوال خیر فال خویش بصحابت کسے صادر و وارد مرحمت فرما
 باشند کہ ہر آئینہ این معنی باعث طمانیت خاطر فاتر دعاگویان تواند بود۔ والسلام
 والاکرام

مکتوب ۲۰

فضائل و فوائد دستگاہ، نور بصر، راحت روحی میاں پیر محمد جیو بیاست محفوظ و
 از ناباست محفوظ بودہ مدام بیاد حق تعالی مشغول باشند۔ آمین! بعد تقدیم مراتب
 اسلمہ شوق مشغونہ و تاسیس قواعد ادعیہ اجابت مقرونہ مکشوف ضمیر فیض تصویر آن
 کہ احوال و اوضاع دعاگویان این حدود من کل الوجوه مستوجب مزید حمد و شکرست و
 جمعیت و عافیت و صفا و قتی و ترقی درجات آن ذات گرامی مدعو و مستول المرفوع آن
 کہ از شنیدن خبر کلفت اثر عارضہ تپ بہ نسبت سانی و سائر مردم اہل تویلی جمع
 مردم خورد و کلان و سواس و تردد و اضطراب تمام گردید حق سبحانہ و تعالی شفا عاجل و
 جمعیت کامل نصیب حال گرداناد بحرمتہ النبی و آکہ الامجاد۔ جان من! تا وصول اخبار
 صحت و عافیت آن گرامی ہمہ مردم اقربا بہ این حدود را انتظار و نگرانی بدان صوب می
 باشد۔ لاجرم لازم کہ بدست کسے صادر و وارد خبر خیر و عافیت آن جناب ارسال فرما

باشند کہ ہر آئینہ میں معنی باعث اطمینان قلب و سرور تواند بود۔۔۔ والسلام
 مکرر آن کہ دیر و شب شبہ در خانہ میان عبدالستار فرزند تولد شدہ است و دعا
 کنند کہ آن راتق تعالی در از عمر دارد۔

مکرر آن کہ بعضی مردم اہل حویلی را عارضہ تپ عارض است دعا فرمایند کہ شفا
 عاجل شود و از نیاز مند دعا گوئی بر خوردار محمد صالح است دعا اولاً والسلام۔ ثانیاً معروض
 باد!

مکتوب ۲۱

در خدمت سراسر سعادت، مجموعہ خوبیہائے بیکراں، مصدر الحسنات، مظہر
 الکرامات، نور بصر، راحت روحی میاں پیر محمد جیو از ماسوی محفوظ و بیاد حق محفوظ
 باشند۔ آمین! بعد سلام خیر الکلام سنت حضرت سید الانام مشحون بشوق تمام مکتوف
 آن کہ مکتوب مرغوب تودو و محبت اسلوب مرسل گرامی در اسعد از منہ رسیدہ
 پر توستے وصول برافروختہ بمجرد وصول صحیفہ کریمہ فرحت بر فرحت افزودہ دعاگویان
 مشتاقان نور آگین گردید۔

رسید قاصد آورد نامہ از در دوست

کہ گشت دیدہ منور ز صورت رخسار

آن چہ حدیث شوق و شغف محبت کہ نوشتہ بودند حق سبحانہ و تعالی نائزہ میں

محبت و شوق را روز بروز مشتعل و مضاعف گرداند که فنا-ہستی موهوم و محدود
تجلیات صفات و ذات بدون استیلا- محبت هیچ گونه متصور نہ

در عشق باش مست کہ عشق ست ہرچہ هست

بے کار و بار عشق دریں دار کار نیست

تسبیح شیخ گرچہ بے غلغلہ نمود

جز آہ رند مست حجب نور یار نیست

جان من! اگرچہ صحبت و ہم نشینی با فقرا- کبریت احمر و کیمیائے اعظم است،

خوش گفت آن کہ گفت ۛ

مصلحت دید من آن ست کہ یاراں ہمہ کار

ہگذارند و سر طرہ یارے گیرند

اللازم کہ حصول دولت مواصلت معنوی از کشاکش جذبات محبت در اشتغال

بکن تعالی بہ چیزے دیگر مجوز نباشند کہ او پس وار غائبانہ مشمول ترقی درجات و قوا تر

ورود واردات سبحانی باشند و تا حصول دولت ملاقات صوری، ہم بریں و تیرہ بار سال

مکاتیب خیریت اسالیب خورسند فرما باشند کہ این معنی باعث از دیاد محبت و وداد تواند

بود۔۔۔ والسلام از جمیع اقربا و حضار مجلس سلام بشوق، بوصول باد۔ از قلت کاغذ

تفصیل اسامی نموده نہ شد آگاہ باد!

مکتوب ۲۲

فضائل و کمالات دستگاہ، نور بصر راحت روحی میاں پیر محمد جیو سلمہ ربہ بعد سلام مشخون بشوق تمام مکثوف آں کہ انجام کار شادی بر خوردار محمد صالح بتاریخ بیست و ہفتم شھر حال شب سہ شنبہ مقرر است امید کہ مہربانی کردہ بہ تاریخ مذکور مع قبائل آمدہ شریک شادی شوند و فقرا آں جائے را کہ وابستگان ایں دعا گو است ہمراہ آرند۔

مکتوب ۲۳

فضائل دستگاہ نور بصر راحت روحی میاں پیر محمد جیو بعد سلام مشخون بشوق تمام مکثوف آں کہ احوال و اوضاع مردم ایں جا ہمہ بخیر و عافیت است انشاء اللہ تعالیٰ پس فردا روز دو شنبہ برائے تعزیت معذور الرحمہ میاں و ڈیرہ محمد جیو روانہ آں صوب خواہیم گردید۔ محبی میاں و ڈیرہ شاہ محمد و عزیزان اور اہم ایں معنی اعلام نمایند

والسلام

دیگر آں کہ از ناگاہ شنیدن خبر کلفت اثر مرضیہ اہل خانہ آں گرمی ہمہ مردم ایں جائے را تمام و سواس و اندوہ گردیدہ پس بعد شنیدن خبر صحت و شفا آں ہا ہزاراں حمد و

شکر خدائے توانده شد امید که محفوظ باشند۔

مکتوب ۲۴

فضائل دستگاہ نور بصر راحت روحی میاں پیر محمد جیو از موائے محفوظ دیپاد حق
مخطوط باشند آمین! بعد سلام سنت اسلام مشخون بشوق تمام مکثوف آں کہ بعد مضی
ماہ مبارک رمضان عزم زیارت مرشد السالکین قطب الاقطاب حضرت مرشد جیو
قدس سرہ کہ در لواری شریف است بالجزم است، دعا کنند کہ بخیریت سفر کہ
بزیارت مزار مبارک فاتر گردیده بسلامت مراجعت نموده شود۔۔۔۔ والسلام

مکتوب ۲۵

فضائل دستگاہ، نور بصر، راحت روحی میاں پیر محمد جیو سلمہ ربہ، بعد سلمہ فراوان
و ادعیہ بیکراں مکثوف آں کہ احوال و اوضاع فقرائے دعاگویان این حدود مع جمع
توانع و لواحق مستوجب محامد لا تعداد و لا تخصی است و خیرد جمعیت و عافیت و صفا و تقی
آں ذات ستودہ صفات مستجمع الحسنات شب و روز مستول و مطلوب المرفوع آں کہ
بشب و روز برائے استخبار احوال و اوضاع آں ذات سالی بدان صوب نگرانی سنت لاجرم
مصدع آں کہ تا حصول دولت مواصلت صورتی بار سال حقائق خیردقائق خویش مع
جمع توانع و لواحق و بار سال خبر خیریت و خوشحالی نو باده بوستان ہدایت نور بصر مہم

میاں صدر الدین جیو طول اللہ عمرہ و عافہ من جمیع العاجات والآفات مسرور و متین و فنا
باشند۔۔۔۔۔ والسلام مع الاکرام

مکتوب ۲۶

فضائل دستگاہ، نور بصر، راحت روحی میاں پیر محمد حم قرین جمعیت بودہ بیاد حق
مشغول باد آمین! بعد تقدیم مراتب تسلیم و تعظیم و تکریم مکشوف آل کہ چشم انتظار
بدام بدار صوب نگران است لازم کہ تا حصول دولت مواصلت بد و کلمہ محتوی
حقائق خیرد قاتق پے در پے مرحمت فرما باشند کہ این معنی باعث اطمینان خاطر فاتر
مشاقان تواند بود۔۔۔۔۔ والسلام مع الاکرام

مکتوب ۲۷

فضائل و کمالات دستگاہ، نور بصر میاں پیر محمد جیو از ماسوی محفوظ و بیاد حق محفوظ
باشند بعد اسلمہ مسنونہ لاتعد ولا تحصی مکشوف آل کہ محیی نور چشمی میاں عبد الجلیل
برائے تخصص و جستجوئے مادہ گاہ خود در خدمت می رسد امید کہ بامشار الیہ رؤاقت
کما حقہ نمایند، اگر از جائے پیدا شود بہر حکمت گیرایندہ حوالہ او نمایند۔ والسلام

مکتوب ۲۸

فضائل و کمالات دستگاہ، نور بصر، راحت روحی میاں پیر محمد بحلیہ فیوضات صوری

و معنوی محلی باد! بعد اسلمہ شوق مشخونہ و ادعیہ صالحہ اجابت مقرون مکشوف آں کہ
 مجاری حالات این دعاگویان موجب مزید حمد و شکر و جمعیت و عافیت و صفا و قتی و ترقی
 درجات و نیل مقاصد صوری و معنوی آں ذات فائز البرکات بدام مطلوب المرفوع
 آں کہ احبا کہ این احقر را دعا گوئے صمیمی تصویریدہ دربارہ این مسکین بے تسکین در
 اوقات مرجو الاجابات بدعوات صالحات در درگاہ مجیب الدعوات مستلت فرما باشند کہ
 نہر آتینہ این معنی باعث افتخار تواند بود۔۔۔۔۔ والسلام ثم السلام

مکرر فضائل دستگاہ بر خوردار میاں محمد صالح و میاں عبدالحکیم بر کار شادی
 سیادت پناہ میاں سید نظر علی رخصت گرفته بودند آنهارا دہم روز است کہ نیامدہ اند،
 دربارہ ایشان ہم دعا کنند کہ بخیریت بیانید۔۔۔۔۔ والسلام۔

مکتوب ۲۹

نور بصر راحت روحی میاں پیر محمد جیو بعافیت باشند بعد اسلمہ فراواں آں کہ بعد
 شنیدن خبر کلفت اثر اہلیہ آں گرمی حمہ مردم تویلی مایاں را اندوہ و افوس و تحسر و
 نگرانی بنایت ست لہذا آدمی براسے خبر خوشحالی و شفا کامل فرستادہ شد امید کہ خبر
 خوشحالی و شفا عاجل و کامل بیارد آمین یا رب العالمین۔۔۔۔۔ والسلام۔

مکتوب ۳۰

فضائل و کمالات و سنگاہ، نور بصر راحت روحی میاں پیر محمد جیوازا سوائے محفوظ و
بیاد حق محفوظ باشند بعد سلام خیر الکلام مشخون بشوق تمام مکثوف آں کہ احوال این
حدود من کل الوجوه مستوجب مزید حمد و شکر است و جمعیت و عافیت و صفا و قتی آں
گرامی مدام مطلوب المنزوع آں کہ امید کہ تا حصول دولت مواصلت صوری بد و
کلمہ مخبر خیر و عافیت آں جناب سرور و متبجح فرما باشند کہ ہر آئینہ باعث اطمینان خاطر
فاتر خواہد بود۔۔۔۔۔ والسلام ثم السلام۔

مکتوب ۳۱

فضائل و کمالات و سنگاہ، نور بصر، راحت روحی میاں پیر محمد جیو سلمہ ربہ بعد سلمہ
شوق مشخونہ مکثوف آں کہ مکتوب مرغوب محتوی استخبار روتداد این حدود مرسل
آں گرامی رسید۔ جان من! روتداد این جاستے بریں منوال کہ سیادت پناہ شاہ صاحب
میاں سید علی اکبر عارب نام مردے نزد خود طلبیدہ اورا ہمراہ ساختہ با قبائل عزم
کوچیدہ رفتن در اندرون جبال می کرد پس پروانہ بنام سید مذکور بایں مضمون آمد کہ
" گھر مل و کیلن یک لک روپیہ وزیر رارثوت دادہ، اورا ہمراہ ساختہ بادشاہ مذطلہ، را
ہیست و چچار لک روپیہ دادنی نموده اورا از آمدن بر سندھ موقوف نمودند و شہادر خانہ خود

نشسته باشند کوچیدین موقوف سازند و نصف ازاں جملہ مبلغ دریں سال جائز و مقرر کردند و نصف دیگر در سال آئینہ " این است مضمون پروانہ کہ بنام شاہ صاحب سید علی اکبر نوشته بودند ہم بتاریخ سوم این ماہ در این جا ہیبت ہوئے بود کہ پھر ہنادر خاں سلطان نام کہ بٹائی دار این دیہات بود شباشب بٹائی گزارشتہ رفتند و کاردار او ہم خرمن ہا بٹائی دار گزارشتہ اند۔ بعد سہ روز چون از حیدرآباد این خبر خیریت شنیدہ اند پس بٹائی دار ہم باز آمدہ با جمعیت بٹائی می کند کاردار ہم باز آمدہ بر خرمن ہا نوشتہ اند آگاہ باد۔ امید کہ حق سبحانہ و تعالیٰ بمحض فضل عمیم خویش عاقبت خیر خوبی خواہد کرد آمین ثم آمین ثم آمین۔

مکتوب ۳۲

فضائل و کمالات دستگاہ، نور چشم، راحت روحی میاں پیر محمد حیوازا سومی محفوظ و بیاد حق محفوظ باشند۔ بعد سلام خیر الکلام سنت سید الانام مشحون بشوق تمام مکتوف آں کہ مکتوب مرغوب بدیع الاسلوب کہ نکات و دقائق آہی چون عکس انجم در آب زلال بود پر توی ورود انداختہ نشاط افزا سرت سمرائے خاطر گردید و بمضمون میمون مشحونش دماغ جان و جنان محط و مملو گردید امید کہ تا حصول دولت مواصلت صوری ہم بریں و تیرہ بار سال خیر دقائق سرور و نتیج فرما باشند۔ جان من! نسخہ شرح ملا جامی کہ نزد احقر است پنج شخص کافیہ خواناں بر آں مطالعہ می کنند اگر از آنہا کشیدہ فر

سادہ می شود تمام رنج می شوند و نسخہ شرح ملا کہ نزد حاجی مراد است آن را ہم جائے دیگر
 بردند لاجرم نفر سادہ پس دیگر نسخہ شرح ملا نزد محبی میاں محمد ابوالحسن کہ در آن حدود می
 باشند امید کہ اورا ازین جانب پیغام رسانیدہ از مذکور بگیرند۔ اگر فرضاً نہ دہد پس اعلام
 کند کہ بالمشافہ ازو گرفته شود۔۔۔۔ والسلام

جان من ! در خانہ احقر در ماہ شوال عاجزہ یعنی صبیہ زاتیدہ است و در خانہ میاں امام
 الدین و در خانہ میاں عبدالحکیم فرزند زاتیدہ ست و نام او میاں محمد علی نھاوند۔ آگاہ باد۔

مکتوب ۳۳

فضائل دستگاہ، نور بصر، راحت روحی میاں پیر محمد حیوازا سوائے محفوظ و بیاد حق
 محفوظ باشند۔ آمین ! بعد اسلمہ شوق مشخونہ مکثوف آن کہ مکتوب مرغوب مکتوبی
 فروخت جمیع غلہ گندم بوساطت وڈیرہ شاہ محمد بر میعاد فصل ربیع در خرمن ہادر اسعد
 از منہ رسید باعث رضامندی گردید ہمہ خوب کردند، جز اکم اللہ خیر أو والسلام۔

مکتوب ۳۴

در خدمت صداقت و شرافت پناہ بعد اسلمہ مسنون و ادعیہ شوق مشخون مشخود
 خاطر گرامی باد چوں محبی مشفق کیر بہ نام از براسے خریدن قدر سے غلہ ہاں طرف می
 آید لہذا مصدر کہ مہربانی نمودہ غلہ مذکور با کفایت و پیمانہ پورہ خرید کنا نیدہ حوالش

نمانید و از اجاره و غیره تکالیف باو نشان رفاقت نموده معاف کنانیده بدهند که شکر گزار
بوده باشند۔۔۔۔۔

مکتوب ۳۵

فضائل و کمالات دستگاہ، نور بصر، راحت روحی پیاپی پیر محمد از مسوای محفوظ و بیاد حق
مخطوط باشند بعد تقدیم مراتب اسلمه شوق مشحونه و ادعیه اجابت مقرونه مکثوف آن که
مکتوب مرغوب اتحاد و اخلاص اسلوب در اسعد از مندر رسیده خاطر فاتر مسافران مطمئن
ساخت و بمطالع مضمون میموش مسرت و طراوت تمام رونداد۔ لئذ الحمد که در هر طرف
خیریت با است و امید واثق که آئینده نیز ہم بریں و تیره بار سال مکاتیب خیریت
اسالیب نورسند فرما باشند که ازاں بار اہزاراں شادمانی ست

ہمہ شب در این امیدم کہ نیم صبح گاہی

پیام آشنایان بنوازد آشنا را

جہنجا ڈیج جہار منہنجا و غبی ماڑی

گرچہ دوریم زیادت قدح بی نوشیم

بعد منزل نبود در سفر روحانی

السلام علیکم طبتم و اللہ معکم اینما کنتم۔۔۔۔۔ از حاضران قات میاں اسمعیل

و مثل و عبداً حکیم و بر خورد از محمد صالح و جمیع جماعت سلام با شوق تمام موصول باد!

مکتوب ۳۶

زبدۃ الاقران، مفتخر الاخوان، مصدر الحسنات، نور بصر، راحت روحی میاں متل
جیواز حوادث دوران ناموارہ کہف حمایت حافظ تحقیقی جل سلطانہ مامون مصنون بودہ
بیاد مولیٰ تعالیٰ محفوظ باشند آمین! بعد اسلمہ سنیہ و تحیہ زاکیہ شوق مشحونہ و ادعیہ
مرضیہ اجابت مقرونہ مکشوف آنکہ آرنده نام محب قدیم جہتہ فقر رنگریہ زبدو کلمہ
سفارش بنام آل گرامی مستدعی گردیدہ لاجرم مصدرع کہ نام بردہ در کاروبار دنیوی
بہر حال بخود سپردہ دانند کہ در سایہ شفقت و مرحمت آل ذات ستودہ صفات آسودہ حال
و فارغ البال بود در کار پیشہ خود مشغول بودہ شکر گزار و ثنا خواں بود کہ ہر آئینہ این معنی
موجب اجر عظیم و ثواب جزیل تواند بود، زیادہ بجز و قائف دعا گوئی **زفت۔۔۔۔**
والسلام مع الاکرام۔

مکتوب ۳۷

صداقت و شرافت دستگاہ زبدۃ الاقران و ڈیرہ شاہ محمد بعد از سلام سنت اسلام
مشہود آں کہ محبی خادم فقیر براتے خریدن قدرے برنج خود تاں طرف می آید لہذا
مصدرع کہ مہربانی نمودہ برنج مذکور باکفایت و پیمانہ پختہ خرید کنائیدہ حوالہ فقیر مذکور
نمایند کہ ازیں معنی شکر گزار بودہ باشد، زیادہ چہ تصدیح دہد حق تعالی۔

مکتوب ۳۸

ذات نجستہ صفات، منبع الفيوضات، مجموعہ محاسن اخلاص میاں پیر محمد جیو ہمیشہ
ما تحب و ترضی موفق داشتہ کامیاب دارین دارد، بعد تحیہ مسنون بشوق مشخون آن کہ
عنایت نامہ گرامی متضمن تبلیغ تحفہ تسلیمات از طرف فضائل و کمالات دستگاہ حقائق و
معارف آگاہ زبدہ احباب فی اللہ مولوی صاحب جیو بود رسید ترقب کہ از روبے
توجہات ہر وقت کہ اتفاق تحریر ہداں جانب واقع گردد ازین جانب نیز ہم ہدیہ سلام
بشوق تمام و تحفہ دعوات مرقوم فرمایند۔۔۔۔۔ والسلام علیکم ورحمتہ اللہ و

برکاتہ۔

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ

پرنسپل گورنمنٹ کالج

سکرند (ضلع نواب شاہ، سندھ)

۱۹۷۸ء



کتوبات شریف

فقیر العصر حضرت قاضی احمد سامانی نقشبندی مجددی مدظلہ العالی



مترتبہ : پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد



ناشر : ادارہ معارف مجدد الف ثانی کراچی

دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ، ہلیپور، کراچی، اسلامی جمہوریہ پاکستان، لندن نمبر ۴۹۶۹

© ۱۹۸۱ء

